YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
OFFICIAL DEBATES

Thursday, September 19, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at thirty five minutes past nine in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Aseella Shamim Haq) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

Madam Deputy Speaker: There is a Calling Attention Notice moved by Ms. Momna Naeem, Mr. Muhammad Ejaz Sarwar and Mr. Reyyan Niaz.

جناب کاشف علی (قائد حزب اختلاف): میڈم سپیکر صاحبہ! میرے خیال میں آپ کچھ بھول گئی ہیں، کل محترم جوگیزئی صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے، انہوں نے کچھ announcement کی تھی جو آپ بھول گئی ہیں۔ وہ ایک resolutionتھی اور میرے خیال میں پہلے آپ کو اس طرف جانا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: وہ Orders Of The Day میں نہیں ہے۔ We are going to proceed with the Orders Of The Day.

جناب کاشف علی: یہی تو مسئلہ ہے۔ میڈم سپیکر، معزز سپیکر جو کہہ دیتا ہے اس کے words کی بڑی respect ہوتی ہے، انہوں نے کل اسی ایوان میں announce کیا تھا اور محترم جوگیزئی صاحب کی میری نظر میں آپ سے سو فیصد زیادہ عزت ہے۔ انہوں نے ایک word کہا تھا کہ ہم اس resolution کو withheld کر رہے ہیں، کل charge sheet آئے گی جو Leader of the Opposition present کریں گے اور جسے Deputy Speaker defend کریں گی۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: Please order in the House.

جناب کاشف علی: آپ کے پاس discretion ہے کہ اگر میں charge sheet نہیں لاتا، آپ اسresolution کو ہمیشہ کے لیے dismiss کر سکتی تھیں۔ وہ resolution Orders Of The Day میں ہی نہیں ہے، وہ کیوں نہیں؟ مجھے بتایا جائے؟

(مداخلت)

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! میرے ساتھ یہ کیا مذاق ہور رہا ہے؟ مجھے اس کی سمجھ نہیں آرہی، کیا ہو رہا ہے؟

(مداخلت)

رانا فیصل حیات (وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): میڈم سپیکر! Orders Of The Day میں جو چیز نہیں ہو گی، وہ یہاں discuss نہیں ہو گی۔

جناب کاشف علی: آپ جو یہ تماشہ کر رہے ہیں مجھے پتا ہے کہ آپ یہ deliberately کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ پہلے مجھے کچھ بولنے دیں گے؟ You said you have a lot of respect for Jogazai *sahib* but you have any respect for the office of the Speaker? I am sitting here right now. That resolution is not in the Orders Of The Day. Please take your seat, آپ ایوان کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

جناب کاشف علی: آپ مجھے اس resolution کے متعلق بتائیں کیونکہ میں ایک justified چیز پوچھ رہا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: That resolution is not in the Orders Of The Day.

جناب کاشف علی: میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو اس seat پر بیٹھنا ہی نہیں چاہیے تھا۔

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر! آپ میری بات بھی سن لیں۔ جب Secretariat کو آپ کی کوئی چیز ملی ہی نہیں تو وہ کس طرح Orders Of The Day پر آسکتی ہے؟

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! آپ بھی کل یہاں بیٹھی ہوئی تھیں، انہوں نے کیا کہا تھا؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ نے جو اپنی charge sheet کب submit کی تھی؟

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! کل 6:30 اجلاس ختم ہوا، میں سات بجے کیسے کر سکتا ہوں؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: جب آپ resolution لائے تھے، you should already have the charge sheet, you did not, you had a lot of time.

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! میں یہی بتا رہا ہوں کہ charge sheet کا resolution سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Please take your seat.

جناب کاشف علی: میں یہی چاہتا ہوں کہ آپ جوگیزئی صاحب سے پوچھ لیں کہ اس کو کیوں remove کیا گیا، میں اس کے بغیر proceedings نہیں چلنے دوں گا، میں ناانصافی برداشت نہیں کر سکتا۔

(مداخلت)

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! یا تو آپ بتا دیں کہ ہم نہیں کرنا چاہتے، میں ہار کر بھی جیت گیا، میں اپنی ہار کو قبول کر لوں گا اور میں اسے withdraw کر لوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ کی جو بھی reservations ہیں، I would like to ask the Secretariat to address them. Now we are going to move Item No. 2. There is a Calling Attention Notice moved by Ms. Momna Naeem, Mr. Muhammad Ejaz Sarwar and Mr. Reyyan Niaz. Ms. Momna Naeem *sahiba*.

CALLING ATTENTION NOTICE

Ms. Momna Naeem: Thank you Madam Speaker. I would like to invite attention of the Youth Prime Minister towards the negligence of Youth Governmental Bodies in the formulation and presentation of appropriate policies in response to the legislation/motions discussed earlier in Youth Parliament’s Session.

میڈم سپیکر! میں جو یہ Calling Attention Notice لے کر آئی ہوں برائے مہربانی اسے seriously لیا جائے اور مجھے درمیان میں disturb نہ کیا جائے، جس نے بھی بات کرنی ہے، وہ بعد میں بات کر لے۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اڑھائی اجلاس ہو چکے ہیں جن میں ہمارے وزیراعظم صاحب کی حکومت رہی ہے، ابھی دو دن اور گزریں گے۔ حزب اختلاف نے یہ note کیا کہ جتنی policies, resolutions, motions, calling attention notices یہاں آتے ہیں، ان پر accordingly کوئی کام نہیں کیا جاتا۔ کام کیوں نہیں کیا جاتا کیونکہ یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو یہ سب کچھserious نہیں لگتا۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم سب، not only me, not only Green Party, Blue Party اپنے دوسرے کاموں کو چھوڑ کر، اپنی تعلیم چھوڑ کر یہاں آنا پڑتا ہےاور یہاں آکر ہم سوائے باتیں کرنے کے کچھ نہیں کرتے۔ میں وزیراعظم صاحب کی توجہ اس معاملے پر اس لیے مبذول کروانا چاہتی ہوں کیونکہ being a parliamentarian میرے لیے یہ ضروری ہے کہ میں جو resolution دوں اگر وہ منظور نہیں ہوتی تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور اگر وہ منظور ہو جاتی ہے تو اس پر accordingly کوئی Bill, کوئیpolicy یا کوئی ایسی چیز آئے جس سے مجھے پتا چلے کہ میری لائی گئی resolution پر کوئی کام ہوا ہے، میرے کام کو کوئی اہمیت ملی ہے، یہاں میرے پانچ دن ضائع نہیں ہوئے، ان پر کسی نے کوئی توجہ دی ہے۔

میڈم سپیکر! جب سے رانا فیصل حیات صاحب کی نئی حکومت آئی ہے نو عدد reports پیش کی گئیں، reports سے میرا مطلب Bills, Policies and Reports ہے۔ ان نو reports میں سے چا Green Party نے پیش کی ہیں، یہاں Green Party کا role opposition کا ہے، Opposition is not and never suppose to present policies or Bills. Policies, Bills, Laws, Amendments Government کی طرف سے پیش کیے جانے چاہیں، اپوزیشن اس پر discuss کر ے اور اس کے بعد اسے منظور کرنا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ آپ کو Private Member’s Bill کی اجازت ہے۔

محترمہ مومنہ نعیم: میڈم سپیکر! میں یہاں Private Member’s Bill کی بات نہیں کر رہی کیونکہ ہم ایوان میں اس پر discussion نہیں کرتے۔

Madam Deputy Speaker: No but when you say Bills, you should specify that you only talk about Government Bills.

Ms. Momna Naeem: Obviously Government Bills because I am addressing to the Prime Minister تو وزیراعظم حکومتیBills کے لیے responsible ہوتاہے۔ اس کے بعد five reports Blue Party کی طرف سے آئیں جو کہ اس وقت حکومتی پارٹی ہے، جن میں three polices and two Bills تھے۔ ان میں ایک امین اسمعیلی صاحب کا تھا جس کا حال سب کو پتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ میرا یہ سب کچھ discuss کرنے کا مقصد کسی کو hurt کرنا، کسی پر طنز کرنا نہیں ہے، انشاءاللہ تعالیٰ میں، میرے Green Party کے ممبران، میرے پارٹی لیڈر جب ایم پی اے، ایم این

اے بنیں گے اور انشاءاللہ پارلیمنٹ میں بیٹھیں گے تو یہ سب کچھ نہیں کریں گے کیونکہ ہم لوگوں کو یہاں کام کرنے کی عادت ہے، ہم لوگوں کو یہاں issues discuss کرنے کی عادت ہے، ایک دوسرے کو criticize کرنے کی عادت نہیں ہے۔ میرے خیال میں ہم یا Blue Party میں سے کوئی بھی ممبر، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ آگے بیٹھے ہوئے لوگ ہوں یا پیچھے بیٹھے ہوئے لوگ ہوں جو بھی کوئی چیز لاتا ہے برائے مہربانی اس پر توجہ تو کریں۔ اگر کوئی resolution کمیٹی کی طرف گئی ہے تو برائے مہربانی اس کو review تو کریں۔ وزیر اعظم صاحب! resolution لکھنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں ہے، میں نے تین اجلاسوں میں لکھیں، چوتھے میں مجھے یہ لکھنی آئیں، I am a student of software engineering, مجھے نہیں پتا کہ policies کیا ہوتی ہیں لیکن میں نے اس بارے میں پڑھا، میں نے سیکھا کیونکہ مجھے سیکھنا تھا کیونکہ مجھے یہاں اپنا ایک image بنانا تھا کہ مومنہ نعیم کو کچھ آتا ہے۔ جب مومنہ نعیم نے کچھ کیا تو اس پر توجہ کیوں نہیں دی گئی؟ میرے خیال میں یہاں اب طنز اور مذاق کرنے کے بجائے seriously بات کی جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی اعجاز سرور صاحب۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! تیسرے اجلاس میں energy and youth پر کمیٹیاں بنائی گئیں تھیں لیکن ان کی کوئی progress نہیں ہے، ابھی تک کوئی report نہیں آئی and I think ابھی تک ان کا ابھی تک کوئی اجلاس بھی نہیں ہوا، وہ کمیٹیاں ہوا میں بنی ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب ثقلین صاحب! ایوان میں سپیکر کی اجازت کے بغیر بولنے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ محترم وزیر اعظم صاحب۔

رانا فیصل حیات: شکریہ، میڈم سپیکر! مجھے ان لوگوں کی معصومیت پر بڑی حیرت ہوتی ہے جو یہ Calling Attention Notice لے کر آئے ہیں۔ میں سب سے پہلے مومنہ نعیم صاحبہ کو مبارکباد دوں گاکہ ان کا image تو بن گیا۔ انہوں نے کہا ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے، میں ان کے کاموں پر آنے والے ایک دو دنوں میں کافی روشنی ڈالوں گا، انشاءاللہ وہ سن کر کافی خوش ہوں گی۔

میڈم سپیکر! اس حکومت کو آئے ہوئے دو مہینے ہوئے ہیں۔ پچھلی حکومت چھ مہینے رہی، تب تو خیر انہیں یہ باتیں یاد نہیں آئیں لیکن چلیں anyway ابھی انہوں نے کہا کہ five Reports, Polices and Bills آگئے ہیں، ہم نے انتھک محنت کی ہے، ایک policy آج آئی ہے، دو کل آئیں گی اور دو پرسوں آئیں گی۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: Order in the House. Yes Prime Minister *sahib*.

رانا فیصل حیات: ہم دو مہینوں کے عرصے میں وہ کام کر رہے ہیں جو چھ مہینوں میں نہیں ہوئے۔ اگر ان چھ مہینوں کا کام دیکھیں تو اس کے حساب سے ہم بارہ مہینوں کا کام دو مہینوں میں کر رہے ہیں۔

(اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)

رانافیصل حیات: میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ قائد حزب اختلاف کو ایوان میں ہنسنے کا بہت شوق ہے۔ اگر یہ ہمیں کام کرنے دیں، ہمیں encourage کریں، ہمیں سازشوں میں نہ الجھائے رکھیں تو شاید ہم اس سے بھی زیادہ کام کرلیں جتنا ہم کرنا چاہ رہے ہیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: In future I request every member of the House to be very careful for they say and how they said. Now we are going to move on Item No. 3 of our agenda. Mr. Hazat Wali Kakar, Mr. Mateeullah Tareen, Mr. Hasham Malik, Ms. Babila Jaffar and Mr. Inam Ullah Marwat would like to move a resolution. Mr. Hazrat Wali Kakar *sahib*.

RESOLUTION

Mr. Hazrat Wali Kakar: Thank you Madam Speaker. I would like to move a resolution that;

> "This House is of the opinion that Government of Pakistan must re-visit the Qisas and Diyat Ordinance of 1990 and ensure sufficient mechanisms within the law to achieve justice and equality for all as guaranteed in Articles 3, 9 and 25 of the Constitution. Furthermore, the Government shall ensure measures to bring justice to the footsteps of the victims and their families".

میڈم سپیکر! اس resolution کو یہاں لانے کا مقصد ہم سب کے سامنے ہے، وہ یہ کہ اس کی implication اور اس کا misuse ہے، ہم سب جانتے ہیں۔ اس وقت ایک globalize media کا دور ہے، ہم نے اس کا misuse شاہ زیب کے مقدمے میں دیکھا ہے۔ اس بات کو دیکھتے ہوئے کہ ایک قاتل کو قانون نے کس طرح protection دی اور اس کی جو وجہ ہے، ہم یہ اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اس کا re-visit ہوناچاہیے اور اس میں جو بات بھی ہو وہ قانون کے مطابق ہو۔ جب شاہ زیب کا قتل ہوا تو اس کے خلاف میں کھڑا ہوا، آپ کھڑی ہوئیں، یہ ایوان، civil society, media سب نے کھڑے

ہوکر ایک pressure build کیا جس کی وجہ سے Chief Justice of Pakistan نے اس case پر *suo moto* action لیا۔ اس کے نتیجہ یہ ہوا کہ اس قاتل کو سزا ملی، لوگ خوش ہوئے اور ہمارے اندر اس طرح کے issues میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوا کہ society میں جب بھی اس طرح کے جو heinous crimes ہوں تو ان کے خلاف ہم یک زبان ہو کر کھڑے ہونا ہے لیکن جب اس کا نتیجہ ہمیں ملا تو اس سے نہ صرف ہماری دل آزاری ہوئی، media کی نہیں ہوئی، سپریم کورٹ کی ہوئی ہے کیونکہ justice نہیں ہو رہا ہے، اس وجہ سے اس کاmisuse ہو رہا ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان کے سارے ممبران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس issue کو جانتے ہوئے اور اس کی importance کو دیکھتے ہوئے ایک ایسا قانون بنا دیا جائے جس میں امیر اور غریب سب برابر ہوں، جس میں یہ نہ ہو کہ جو امیر اور feudal کو پتا ہے کہ ہم تو قانون خرید سکتے ہیں، ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ قانون کو نہیں خریدسکتے، قانون کی نظر میں سب برابر ہیں کیونکہ قانون کا مقصد یہی ہے۔ ایسا قانون بنا دیا جائے جس میں امیر غریب اور gender discrimination نہیں ہونی چاہیے، جس میں سب کے لیے equality ہونی چاہیے۔

میڈم سپیکر! میں ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ نبیل گبھول صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ شاہ زیب کی فیملی شاید ان کے relatives ہیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے بلوچستان کے نو سرداروں نے approach کیا کہ آپ اس case کو حل کریں۔ یہ قتل صرف ایک individual کا قتل نہیں ہے بلکہ یہ state کے خلاف ہے۔ اگر آپ اپنے والدین کو یہ اختیار دے رہے ہیں کہ وہ اپنی اولاد کے خون کو معاف کر سکتے ہیں تو پھر انہیں یہ بھی اختیار دے دیں کہ وہ اپنے بچوں کو قتل بھی کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسا قانون کبھی بھی نہیں بننا چاہیے اور اگر ایسا کوئی قانون موجود ہے تو اسے re-visit کیا جائے۔ میری درخواست ہو گی کہ اس معاملے کو serious لیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم مطیع اللہ ترین صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: شکریہ، میڈم سپیکر! .Qisas and Diyat Ordinance 1990 یہ Islamic Laws Ordinance کو مدنظر رکھتے ہوئے منظور کیا گیا تھا۔ جب کبھی کوئی قتل ہوتا ہے یا کوئی crime ہوتا ہے یا کسی انسان کو humanly torture کیا جاتا ہے یا اسے injured کیا جاتا ہے، اس کے لیے Islamic Sharia میں کچھ specified conditions ہیں اور وہ تین ہیں کہ اس crime کو کیسے deal کیا جاسکتاہے۔ اس میں پہلی قصاص ہے، Qisas is the equal punishment for the crime committed کہ جو جرم جس طریقے سے commit کیا گیا، اسی طریقے سے ہی victim کو یا اس کے legal heirs کو یہ اجازت دی جائے کہ وہ اسی طرح ویسے ہی اس کا بدلہ لیں اور وہ crime ویسے ہی commit کریں۔ اس کے بعد دوسرا طریقہ دیت ہے کہ آپ نے جو قتل کیا ہے یا جو injury کی ہے، اس کی compensation کی جائے، compensation in monitory terms اس میں پیسے بھی آسکتے ہیں، مال بھی آسکتاہے، اس میں زمین بھی آسکتی ہے، اس میں جائیداد کی کوئیform ہوسکتی ہے، اس monitory term میں اس کی compensation کی جاتی ہے and the third one is very important جس پر ہم یہ Ordinanceلے کر آئے ہیں اور اس ایوان میں جس کی importance بتانا چاہتے ہیں i.e., you forgive them to pardon the accused. آپ accused کو خدا کے لیے بخش دیتے ہیں۔ Now this part is very important کیونکہ اس part کا ہماریsociety میں تب غلط استعمال ہوتا ہے جب آپ کے پاس power ہے، دولت ہے، قانون ہے، آپ اس کا completely illegal استعمال کر سکتے ہیں۔ حضرت ولی صاحب نے آپ کو اس کی ایک مثال دی، اس طرح کی بہت ساری مثالیں ملیں گی اگر آپ ان کی theoretical base پر جائیں۔ The very important one and a very famous example is that of Raymond Davis. Raymond Davis نے اسی چیز کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بیس کروڑ روپے کی مالیت میں تین قتل کیے، ان تین مقتولین کی families کو انہوں نے بیس کروڑ کے عوض خرید لیا تھا۔ ٹھیک ہے ایک Islamic way ہے، اسلام کہتا ہے کہ آپ اسے compensate کر سکتے ہیں۔ ایک foreign delegate آپ کے شہر میں تین نہتے شہریوں کو مار دیتا ہے اور اس کی compensation صرف بیس کروڑ روپے رکھ دی جاتی ہے اور وہ راتوں رات رہا ہو جاتا ہے، عدالت کی جو judgment ہے، عدالت کی punishment and decision سب کی violation ہوتی ہے، وہ آدمی راتوں رات ایک private jet کے ذریعے پہلے افغانستان اور پھر وہاں سے امریکہ پہنچ جاتا ہے۔ So this is the important جس کی وجہ سے ہم یہ لا رہے ہیں۔

میڈم سپیکر! اس Ordinance میں کچھ categories دی ہوئی ہیں، ہم ان پر بھیdefinitely تھوڑی سی بات کریں گے کہ وہ کون سی category ہے جس کی وجہ سے ہم specifically یہ resolution لائے ہیں جو اسOrdinance کو affect کرتی ہے۔ اس کے Section 315, 318 and 321 میں three categories دی ہوئی ہیں، قتل امد، قتل خطا اور قتل بسبسب، یہ تین categories دی گئی ہیں۔ 'قتل امد' that is death on purpose کہ آپ own purpose قتل کرتے ہیں اور own purpose قتل کرنے کے بعد آپ کو دیت پر صلح نہیں کرنی ہوتی بلکہ آپ کو maximum چودہ سال کی سزا ہو سکتی ہے، وہ punishment کم بھی ہو سکتی ہے اور معاف بھی ہو سکتی ہے۔ 'قتل خطا' آپ نے انجانے میں ایک قتل کر دیا، آپ نے ایک mistake کر دی ہے، اس کے لیے دیت بھی رکھی گئی ہے کہ اس کی ایک amount pay کرنی ہے اور اس کے علاوہ پانچ سال کی سزابھی رکھی گئی ہے۔ 'قتل بسبسب' death without any intention کہ آپ کی intention نہیں تھی،

آپ نے کسی قانون کی مخالفت کی اور کوئی قتل ہو گیا تو اس میں صرف دیت دینی پڑتی ہے، اس کی کوئی سزا نہیں ہوتی۔ ان تین categories میں "death on purpose" first category specifically کو address کیا جائے کہ on purpose killings میں صرف دیت کے نام پر پیسے دے کر اس کو معاف نہ کیا جائے۔ اس سے تمام justice system violate کیا جارہا ہے۔ Article 3, 5 and 19 of the Constitution of 1973 میں human rights کو protection دی جاتی ہے، جو human rights کی بات کرتے ہیں، آپ ان human rights articles کے خلاف جا رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قتل Raymond Davis case میں بھی ہوا، شاہ زیب قتل case میں بھی ہوا اور اس طرح کے جتنے بھی cases ہوئے ہیں، ان تمام cases میں clear cut یہ کہ family کو torture کیا جاتا ہے، انہیں دھکمیاں دی جاتی ہیں اور انہیں clear cut یہ message بھیج دیا جاتا ہے کہ ایک آدمی گیا ہے، اور بھی جا سکتے ہیں کیونکہ قاتل کے لواحقین power میں ہوتے ہیں، ان کے پاس صرف دولت کا نشہ نہیں ہوتا بلکہ اقتدار کے لوگ بھی ان کے pockets میں ہوتے ہیں، وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں تو ایسے مقدمات میں we request from this floor کہ ایسے تمام Ordinances and related laws کو re-visit کیا جائے اور خدارا! پاکستان کے عام لوگوں کو باور کروایا جائے کہ اب آپ لوگ بھی پیسے والے لوگوں کے برابر ہیں، اگر وہ بھی کسی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں, they are victim and they will be accountable ان سے پوچھا جائے گا کہ انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی اور ایک عام آدمی سے بھی پوچھا جائے گا۔ So I believe کہ تمام ایوان اس چیز پر ہمارے ساتھ agree کرے گا اور اس قانون کو آگے لے جایا جائے گا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر:

Ms. Naibla Jaffar: Thank you Madam Speaker. Justice has always been murdered in Pakistan, یہ بات ہم پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ پاکستان میں انصاف کا قتل ہوا ہے۔ اصل میں یہ ایک شاہ زیب نہیں ہے یا ہمارے پاس دوسرے لوگوں کی مثالیں نہیں ہے بلکہ ہمارے ہاں ہمیشہ انصاف کا قتل ہوتا ہے۔ میں یہ کہوں گی کہ nations emerge when there is rule of law and nations are destroyed when there is no rule of law. میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان کبھی as a nation emerge ہو ہی نہیں سکتا اگر یہاں کسی individual کی زندگی کی اہمیت نہیں ہے۔ ہم اسے صرف generalize کر سکتے ہیں، ہم ایک precedent قائم کر رہے ہیں۔ آج ایک شاہ زیب کا case ہے، کل کو اس طرح ارادۃً قتل ہوتے ہیں، ان کی معافی شروع ہو جائے گی۔ لوگ پیسوں سے اپنے لیے معافی خریدیں گے تو میرے خیال میں اس ملک میں ہم انصاف کو دفن کر دیں گے۔

میڈم سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ Pakistan Penal Code 3009 جس کے تحت قصاص کے ذریعے کسی کو pardon کیا جاتا ہے لیکن اس کا clash Anti Terrorism Act کے ساتھ ہے، Anti Terrorism Act کے تحت کسی individual کا قتل کسی individual کا قتل نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک society میں بہت سارے لوگوں کا قتل کیا ہے، اس لیے آپ individually اسے pardon کر ہی نہیں سکتے۔ حکومت کو اس چیز کو address کرنا چاہیے کہ وہ Anti Terrorism Act کو importance دینا چاہ رہی ہے یا قصاص او ردیت کے جو قوانین بنائے ہوئے ہیں، ان کے ذریعے لوگوں کو انصاف دلانا چاہ رہی ہے؟ سب سے پہلے حکومت کو اس چیز پر clear ہونا چاہیے کہ وہ Sharia Law کی طرف جا رہے ہیں جس کو لوگ ہر مرتبہ misuse کرتے ہیں یا پھر ایک strict and rule for everybody یعنی rule سب کے لیے ایک ہو، قانون کی بالادستی ہو اور اگر وہ قانون کی بالادستی چاہتے ہیں تو میرے خیال میں یہ president قائم نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میڈم سپیکر! میں نے کچھ دن پہلے پڑھا تھا کہ سندھ حکومت نےایک ماہ پہلے ہمارے سابق صدر آصف علی زرداری صاحب کو ایک summary بھیجی تھی جو direct Presidency گئی تھی اور اس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ شاہ زیب کو pardon کیا جائے۔ وہ درخواست وزارتِ داخلہ سے ہو کر نہیں گئی تھی۔ سب سے پہلے تو اس طرح کی violations ہو رہی ہیں۔ اس ملک میں اتنا influence use کیا جارہا ہے تو پھر ہم اپنے ملک میں انصاف کی توقع نہیں کر سکتے۔ میرے خیال میں یہاں terrorism اور دوسرے مسائل کی جڑ یہ ہے کہ ہم ایک individual کی زندگی کو کبھی اہمیت نہیں دیتے۔ یہاں ایک ساتھ کسی بم دھماکے میں سو لوگوں کا قتل ہو جاتا ہے، ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس چیز نے ہمیں عادی کیا ہوا ہے۔ میرے خیال میں ہمیں جاگ جانا چاہیے اور یہاں جتنی بھی international forces کی involvement ہے ہم اسے تب ہی کم کر سکتے ہیں جب ہم اپنے شہریوں کی زندگیوں کو اہمیت دیں۔ ہم social security laws کو strengthen کریں، ایک شہری کو اہمیت دیں بجائے اس کے کہ ہم کسی influential, feudal lord یا کسی اور کو اہمیت دیں، ہمیں institutions کو strong بنانا ہے۔ میرے خیال میں اس طرح نہ صرف انصاف کا قتل ہوا ہے بلکہ ہم نے institutions کو بھی کمزور ثابت کر دیا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم انعام اللہ مروت صاحب۔

Mr. Inam Ullah Marwat: Thank you Madam Speaker. Today one thing that is haunting my mind the famous saying of Rousseau once he said that "In truth, laws are always useful to those with possessions and

harmful to those who have nothing". I think Rousseau was quite aware of such type of exploitative laws that may appear in future, perhaps he was quite aware of that sort of situation somewhere erupting here in Pakistan which we are now facing. Madam Speaker, the issue highlighted at present is a lot of significance, the sort of maneuvering, the sort of manipulation that is done in this Qisas and Diyat Ordinance. The sort of cases that have been pointed out like Shahzaib and Raymond Davis case, we have already witnessed it. Today making it a significant, yesterday a panel of society that was consisting of educationists, lawyers and teachers have made a petition to the President and have asked that this Ordinance should be reviewed because there is a lot of maneuvering and exploitation that is going on this law should be addressed.

Madam Speaker, in that petition there was a point that murder should not be crime against a person it should be against the state. This is something which we are witnessing in this Ordinance that sort of punishments that have been pointed out Mr. Mateeullah Tareen Qisas, Diyat and Pardon. We are just throwing the ball into the court of a person that you should decide that what should be the outcome? Why we need such thing that murder should not be a sort of crime against a person, it should be considered at the state level. It is disturbing the social contract fabric that we have developed, we have sort of rights upon the state, state has to cater those duties. If we are letting those parliamentarians sitting in the Parliament, you just cater our interests, there should a check upon them, they should ensure such sort of security, the sort of Articles, the fundamental rights that have been pointed out in this resolution 3, 9 and 25. These are the fundamental rights and you can not ignore them, you need to address them. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ، محترمہ مومنہ نعیم صاحبہ۔

Miss Momna Naeem: Thank you madam Speaker. I completely endorse the resolution.
یہاں پر میں صرف ایک بات add کرنا چاہوں گی کہ انہوں کہا کہ Sharia Law کو revisit کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں ان کو ساتھ یہ بھی mention کرنا چاہیے تھا کہ ہم سب کو اس بات پر بھی سوچنا چاہیے کہ Sharia Law کو آپ صرف پارلیمنٹ میں بیٹھ کر revisit نہیں کر سکتے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ تمام اسلام سکالرز کو ایک جگہ بٹھائیں اور ان کے ساتھ ملک کر اس کو review کریں۔ ہمارے ملک میں فرقے بہت زیادہ ہیں۔ ایک کہے گا کہ آپ نے یہ کام غلط کیا ہے اور دوسرا کہے گا کہ یہ صحیح ہے۔ میرے خیال میں کوئی midline بنانی چاہیے جس سے ہماری سٹیٹ اور اس کے قانون کو de-stable بھی نہ کیا جائے اور دوسرا یہ کہ ہمارے جتنے بھی اسلامی فرقے ہیں ان کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ شکریہ۔

ایک معزز رکن: میڈم سپیکر! ایک point of personal explanation.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی محترم۔

ایک معزز رکن: میڈم clear cut اس میں لکھا ہوا ہے "that the Government of Pakistan" اور Government of Pakistan کا مطلب ہے کہ we are addressing the Government اور اس میں آپ directly کہتے ہیں کہ Government of Pakistan اس کو address کرے تو جب Government of Pakistan کرتا then the Government of Pakistan knows that it is an Islamic State and Islamic State وہ سکالرز کو incorporate کرتے ہیں۔ That is a complete mechanism for this. اس میں سکالرز بھی ہوتے ہیں، اس میں علما بھی ہوتے ہیں، اس میں سیاستدان بھی ہوتے ہیں، اس میں intellectuals بھی ہوتے ہیں، ایک complete committee اس کو address کرتی ہے۔ So, we are addressing that Government structure کہ وہ اس کمیٹی کے ذریعے اس کو address کرے۔ ہم ایک specific علما کے گروپ کو نہیں کہہ رہے، ایک specific politician کو ہم نہیں کہہ، ایک specific parliamentarian کو نہیں کہہ رہے ہیں، ہم overall Government کو request کر رہے ہیں کہ اس کو revisit کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ فی الحال تو مجھے یہی معلوم ہوتا ہے کہ قصاص اور دیت کا قانون یہ ہے کہ اگر میرے باپ کے پاس پیسہ اور طاقت ہے تو میں کسی بھی قسم کا جرم کرکے چھوٹ سکتا ہوں۔ بہرحال اس میں اس کیس کے حوالے سے مجھے اس وقت افسوس ہوا جب ہمارے علمائے دین نے بھی ٹی وی پر آ کر یہ کہا کہ یہ بالکل صحیح ہوا ہے اور قانون کے مطابق ہوا ہے جبکہ میرے خیال میں پورے ایوان نے یہ دیکھا ہوگا کہ اس لڑکے پرکسی بھی پیشی پر کوئی شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔ جب سزائے موت سے جان چھوٹی تو وہ victory کا نشان بنا کر باہر آیا۔ بہرحال یہ سب سے بڑی بات ہے کہ اب بات کی جائے اسلامی قوانین کی۔ کون سے اسلامی قوانین ایسے ہیں جن کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ انصاف دیتے ہیں۔ توہین رسالت والے کیا انصاف فراہم دیتے ہیں؟ کیا حدود آرڈیننس انصاف دیتا ہے کہ جس خاتون کا rape ہوا، اس کو چار گواہ لانے پڑیں گے ورنہ وہ ثابت نہیں کر سکے گی۔ ہم صبح و شام رونا تو روتے ہیں کہ ہمارے اسلامی قوانین کا نفاذ ہونا چاہیے۔ ان سے بہتر تو مغربی قوانین ہیں، at least

جو culprit ہوتا اس کو سزا تو ملتی ہے۔ اس قانون کی وجہ سے ہی ریمنڈ ڈیوس کا امریکہ جا کر بھی trial نہیں ہوا کیونکہ جو aggrieved party تھی انہوں نے قانون کے تحت اس کو معاف کر دیا تھا۔ وہ نہ صرف یہاں کے قانون سے بچا بلکہ وہ وہاں کے قانون سے بھی بچ گیا، صرف اس وجہ سے کی مرنے والوں کی family نے ایک agreement کر لیا تھا۔

آخر چیز جو میں کہنا چاہوں گا ، میں کسی کو violence کی طرف نہیں لے جانا چاہ رہا ہوں لیکن اس دن میں ایک چیز سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ جب یہ فیصلہ ہوا کہ جی صلاح ہو گئی ہے تو کہاں تھا ممتاز قادری اور کہاں تھے وہ وکلا ء جنہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اسلامی قوانین کا کس طرح مذاق اڑایا گیا۔ بس میں یہی کہنا چاہوں گا کہ ایک امیر کا بیٹا چھٹ گیا اور غریبوں کے بچے سڑھ رہے ہیں جیلوں میں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم عبدالصمد صاحب۔

Mr. Abdul Samad Khan: Thank you Madam Speaker. It was a very comprehensive resolution and being very nicely explained by all the members and I totally endorse it.

میڈم سپیکر! اسلامی قوانین کی کچھ بات کی گئی ہے تو there is sort of confusion کہ اسلام انصاف مہیا نہیں کرتا۔ ہم یہاں پر زیادہ تر مسلمان ہیں لیکن دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ ایک Islamic State ہونے کے ناطے ہم اسلامی قوانین یقیناً لاتے ہیں لیکن مسئلہ کدھر آتا ہے کہ آپ اسلامی قوانین کو پوری طرح implement نہیں کر پاتے۔ I mean, I don’t think so کہ اسلامی قوانین میں اس طرح کی کوئی بات ہے۔ For example, I would like to give one of the examples کہ ایک مرتبہ اس طرح ہوا کہ حضور □ کے سامنے ایک چور کو لایا گیا اور مطلب یہی تھا کہ شریعت کے مطابق چور کا ہاتھ کاٹا جائے کیونکہ یہی سزا ہے۔ اب نبی □ کے سامنے جب اس بات کو لایا گیا تو انہوں نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ اب نبی □ چونکہ ہم سنتے بھی آ رہے ہیں اور ہمارا مذہب ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ بھئی وہ بہت رحم دل اور ترس کھانے والے تھے تو وہ اس بات پر بہت روئے کہ ایک مسلمان کا ہاتھ کٹا ہے، جس بندے نے وہ دعوی کیا تھا اور جب اس چور کا ہاتھ کٹ گیا تو اس کے بعد ان صحابی کو جا کر کہا کہ کیا اب تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی تو اس بندے نے کہا کہ یا رسوال اللہ □ اگر آپ کو پسند نہیں تھا تو آپ منع کر دیتے تو آپ □ نے فرمایا کہ میں منع نہیں کر سکتا تھا کیونکہ تم میرے پاس لے آئے تھے اور یہ state کا issue تھا تو اس وجہ سے میں منع نہیں کر سکتا تھا اور میں نے اس order جاری کرنا تھا۔ اس کا ایک اور perspective بھی۔ مطلب یہ کہ جس طرح ہمارے معاشرے میں جرگہ اور پنچائیت وغیرہ کا نظام ہے تو وہ جتنے بھی cases ہوتے ہیں ان کو وہ ایک طریقے سے arbitrate یا mediate کر دیا جاتا ہے۔ اس میں یہ بات ہوتی ہے کہ before the judgement is passed مطلب یہ کہ اب تو judgement pass ہو گئی ہے، اس کے بعد انہوں نے معافی کا اعلان کیا ہے لیکن before the judgement is passed اس میں یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ ان کو معاف کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ مثال کے طور پر جرگہ کے قوانین ایسے ہیں کیونکہ میری اکثر ان میں شرکت ہوتی رہتی ہے، وہاں پر اگر کسی بندے نے قتل کیا ہے تو جس طریقے سے قتل کیا گیا ہے اسی طریقے سے اس کے ورثہ اس کو سزا دیں گے۔ For example he has been killed by pistol تو اس کے ورثہ کو وہی pistol پکڑایا جاتا ہے اور اس بندے کو سامنے لایا جاتا ہے اور اس سے پوچھے جاتا ہے کہ اگر تم اسے مارنا چاہتے ہو تو تمہارے پاس اختیار ہے اور اگر تم اسے معاف کرنا چاہتے تو تمہارے پاس اختیار ہے but before the judgement is passed. پھر آگے جتنی بھی mediation or arbitration ہوتی ہے اس میں وہ ساری باتیں اس میں چلتی ہے۔ تو یہ جو بات ہے کہ before the judgement is passed, آپ اگر اسے معاف کرتے ہیں تو آپ کے پاس اختیار ہے یعنی اگر ورثہ معاف کرتے ہیں but after the judgement is passed, you do not have any authority. For instance the court has passed the judgement تو پھر آپ کے پاس کوئی بھی اختیار نہیں ہے کہ آپ state کے law کو bypass کریں۔ As far as I know about the Islamic laws, مجھے یہی reveal ہوا کہ before the judgement is passed by the state body, آپ اس سے پہلے معاف کر سکتے ہیں لیکن after the judgement is passed, آپ اس کو معاف نہیں کر سکتے۔ So, this is one of the aspects and I totally endorse this resolution. This law has been totally misused in Pakistan’s history and we as members of the Youth Parliament should strong condemn it and we will insha Allah bring the Bill in the last sitting of the session against this Law.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں صرف یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ میرا یہ مطلب بالکل نہیں تھا۔ اسلام تو بہت پاک دین ہے اس میں کوئی disagreement نہیں ہے لیکن جو اسلام کے ٹھیکیدار ہیں مسئلہ انہوں نے پیدا کیا ہے۔ اگر ہم اجتہاد کو open کریں تو ہم کم از کم ایسے مسائل کو تو block کر سکتے ہیں جس طرح کی چیزیں ہم نے ابھی حال ہی میں witness کی ہیں۔ لہٰذا مسئلہ اسلام میں نہیں کیونکہ اسلام تو بہت پاک اور مکمل دین ہے۔ یہ اسلام کے

ٹھیکیداروں نے کام خراب کیا ہے۔ نبی ﷺ کے زمانے میں جو اسلام تھا اگر اس کا ایک فیصد بھی ہو جائے تو ہم کامیاب ہو جائیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ انم آصف صاحبہ۔

محترمہ انم آصف: شکریہ میڈم سپیکر۔ مجھے شروع تو ہشام ملک کی statement پر ہی کرنا تھا جو انہوں نے اسلام کے قوانین کے بارے میں انہوں نے کی تھی۔ جو قوانین ہمارے پاکستان کے شرعی قوانین میں شامل کیے گئے ہیں وہ بھی اس کی complete reflection نہیں ہے جو قرآن پاک یا اسلام میں مکمل بتائے گئے تھے۔ دیت کا قانون جس آیت پر based ہے اس کا اختتام ہی اسی جملے ہوتا ہے کہ اگر تو وہ شخص جس نے کسی مومن کو قتل کیا یا خون بہا دینا ہے تو اس کے آخر میں ایک clause mention کیا گیا ہے کہ اگر توہ وہ اس گناہ سے معافی مانگ لیتا ہے اور یہ commit کرتا ہے کہ وہ دوبارہ یہ چیز نہیں کرے گا تو اس کو معاف کیا جا سکتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ یہ دیت کی condition بھی جو لاگو ہوتی ہے یہ صرف اس لیے لاگو نہیں ہوگی کیونکہ اس کا misuse ہو رہا ہے اور پیسے دے کر دیت کے قانون کو استعمال کرتے ہیں، you just commit one crime آپ ایک قتل کرتے ہیں اور پھر اس کے بعد آپ اس کے پیسے دیتے ہیں اور پھر اپنے آپ بری الذمہ سمجھ لیتے ہیں۔ ایسا قطعاً اسلام میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ ہمارے شرعی قوانین میں موجود ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جب تک جس نے گناہ کیا ہے، جس نے commit کیا ہے وہ اس چیز پر شرم سار نہ ہو، وہ اس چیز کو مکمل طور پر قبول کرے کہ اس نے غلط کام کیا ہے اور یہ کام دوبارہ نہیں ہوگا، صرف ایسی صورتحال میں کہ one person must seek forgiveness تب اسے معاف کیا جائے تب یہ قانون لاگو ہوگا۔ اس کیس میں جس شخص کو سزا سنائی گئی تھی اس کے چہرے پر کہیں بھی شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔ اس نے کسی بھی موقع پر یہ نہیں کہا کہ ہاں میں نے ایک غلط کام کیا ہے اور میں اس پر شرمندہ ہوں، یہ کام نہیں ہونا چاہیے تھا اور آئندہ میں ایسا کام نہیں کروں گا۔ اس نے کسی بھی موقع پر معافی طلب نہیں کی۔ پھر کس طرح سے یہ قانون لاگو ہو گیا کہ اس کے ورثہ کو یہ حق مل گیا یا State اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ لیا ہے اس معاملے میں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس مسئلے میں جہاں پر بھی اسلامی قوانین کی بات ہوتی ہے ہر جگہ پر اجتہاد پر اختتام ہوتا ہے۔ کوئی بھی چیز as it is نہ تو آپ کو حدیث، سنت اور قرآن کی آیات میں ملے گی کہ آپ اس کو as it is implement کریں with context, with situation, آپ کے پاس چیزیں دی گئی ہوں اور آپ ہر جگہ پر اسے implement کرتے۔ ہر چیز، ہر فیصلہ، ہر سزا situation کے حساب سے تبدیل ہوتی رہے گی۔ آپ کا context define کرے گا کہ کیا اس جگہ پر وہ سزا لاگو ہوتی ہے یا نہیں ہوتی ہے۔ قتل کی مختلف اقسام ہیں اور اسی حساب سے سزائیں بھی ہیں اور یہ تمام differ کر جائیں گی جب آپ کے حالات تبدیل ہو جائیں گے۔ اس معاملے میں اس قانون میں صرف اس چیز میں ایک point add کرنے کی ضرورت ہے کہ ہر سزا situation کو دیکھ کر اجتہاد کے ساتھ دینی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شرمین قمر صاحبہ۔

محترمہ شرمین قمر: شکریہ میڈم سپیکر۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اور یہ میں نے پڑھا بھی کہ جس معاشرے میں قانون مکڑی کے جالے کی طرح ہو، جو کمزور کو دبوچ لے اور طاقتور سے ٹوٹ جائے، وہاں انصاف بکتا ہے اور جہاں انصاف بکتا ہے وہاں زندگی سسکتی اور بلکتی دکھائی دیتی ہے کیونکہ میڈم سپیکر!

جنہیں زندگی کا شعور تھا انہیں بے زری نے مٹا دیا
جو گراں تھے سینہ خاک پر وہی بن کے بیٹھے ہیں معتبر

محترمہ سپیکر صاحبہ! شاہ زیب قتل ہوتا ہے، عوام باہر نکلتی ہے، اس کے دوست احتجاج کرتے ہیں، اس کے ماں باپ انصاف کے لیے دہائی دیتے ہیں، آپ کی عدالت اس پر action لیتی ہے اور کام شروع کر دیتی ہے اور قاتل شاہ رخ جتوئی کو دبئی سے گرفتار کر کے یہاں لایا جاتا ہے، اس کا trial ہوتا ہے اور اس کے بعد فیصلہ بھی آ جاتا ہے۔ عوام میں ایک احساس پیدا ہوتا ہے کہ آج کے بعد پاکستان میں انصاف ملے گا۔ اگر آواز اٹھائی جائے گی تو کسی امیر کا بیٹا کسی غریب کے بیٹے کو صرف اس لیے نہیں مار دے گا کہ اس کے باپ پاس مال و دولت اور اختیار ہے۔ غریب کا خون آج کے بعد کبھی نہیں بکے گا۔ مگر جناب والا! اس کے بعد کیا ہوتا ہے، آپ سنتے ہیں کہ جی اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے معاشرے کا بھی flaw ہے، آپ کی State وہاں پر فیل ہو جاتی ہے کیونکہ آپ نے ان لوگوں کو اس pressure سے آزاد نہیں کیا، جس میں آکر انہوں نے اس قاتل کو معاف کر دیا۔ کون ماں باپ ہوں گے جو اپنے بیٹے کا خون معاف کریں گے۔ ماں جتنا پیار اپنے بیٹوں سی کرتی میرا نہیں خیال کہ کوئی ماں اپنے بیٹے کا خون معاف کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے اور صرف اور صرف چند کروڑ روپوں کے عوض۔ میرے خیال میں اپنے بیٹے کے معاملے میں چند کروڑ روپوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اگر میرے بھائی کے ساتھ خدانخواستہ کچھ ایسا ہو اور میری ماں کو شاید ساری دنیا کی دولت بھی لا کر دے دی جائے تو وہ اپنے بیٹے کا خون معاف نہیں کرے گی۔ جتنا

ماؤں کو اپنے بیٹے عزیز ہوتے شاید ہی کوئی اور ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ کی State کو جہاں قانون فراہم کرنا ہے یا انصاف کی فراہمی دینی ہے وہاں پر State کو یہ خیال بھی رکھنا ہے کہ اگر کوئی غریب انصاف کے لیے دہائی دے تو اسے انصاف فراہم کیا جاتا ہے تو پھر اس کو ان تمام چیزوں سے بھی آزاد کیا جائے کہ کوئی ان کو اس طرح pressurize نہ کرے، کوئی ان کو دھمکیاں نہ دے کہ اگر تم انصاف کے لیے آگے جاؤ گے تو تمہارے ساتھ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہاں پر آج جو انہوں نے resolution پیش کی ہے میں بلاشبہ اس کو مکمل طور پر endorse کرتی ہوں۔ یہ ایک بہت خوش آئند قرارداد پیش کی گئی ہے اور ہمیں ضرورت ہے کہ جو ہمارا دیت آرڈیننس ہے اس کو revisit کیا جائے کیونکہ اس میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کو ہمیں دوبارہ دیکھنا ہے۔ چیف جسٹس صاحب کی طرف سے ایک بہت اچھی پیش رفت بھی ہوئی کہ انہوں نے اس کیس کو Penal Code 309 کے تحت جو فساد فی الارض کے ساتھ connect کر دیا اور اب اس کی conviction آگے کورٹ کرے گی۔ ابھی بھی یہ کیس فارغ نہیں ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر conviction ہوگی اور امید ہے کہ انصاف دیا جائے گا اور آج کے بعد کوئی بھی امیر صرف اور صرف اس وجہ سے کسی غریب کا خون نہیں کرے گا کیونکہ اس کے باپ کی جیب میں پیسا ہے اور وہ غریب کا خون خرید سکتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ صاحبہ۔

محترمہ نبیلہ جعفر: شکریہ میڈم سپیکر۔ ہم عبدالصمد کی اس بات کو second کرتے ہیں کہ judgement pass ہونے کے بعد آپ کے پاس اختیار ہے یا نہیں ہے کہ آپ اس کو pardon کریں۔ میرے خیال میں ہم نے word revisit اسی لیے استعمال کیا ہے کہ ایک بار اگر کورٹ نے judgement pass کر دی ہے تو اس قانون میں یہ بھی واضح طور پر لکھ دیا جائے کہ اس کے بعد بھی آپ کے پاس اختیار ہے، یعنی مقتول کے ورثہ کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ کسی کو pardon کر بھی سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے۔ جب تک اس قانون میں clarity نہیں ہوگی، اسی طرح confusion ہوگی اور ہر فیصلہ controversy میں پڑ جائے گا اور لوگ اس پر confuse ہی ہوتے رہیں گے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ بشریٰ صاحبہ۔

محترمہ بشریٰ اقبال راؤ: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں پر دو لوگوں نے بات کی ہے اس کو میں continue کرتے ہوئے آگے چلوں گی کہ اسلامی قوانین میں ہمیں کسی قسم کا doubt نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ آپ اپنی سیٹ پر آ جائیں پہلے۔

محترمہ بشریٰ اقبال راؤ: جس طرح حدود آرڈیننس تھا، اس resolution میں اس کی کوئی بات نہیں کی گئی ہے لیکن جو قرآن میں ہے۔ قرآن یہ کہتا ہے کہ جو الزام لگائے ایک عورت پر تو اس کو چار گواہ لانے ہوتے ہیں لیکن حدود آرڈیننس کہتا کہ عورت چار گواہ لے کر آئے گی۔ اس طرح کے بہت سارے conflicts ہیں اور اس سلسلے میں جو قوانین بنے ہیں وہ اس طرح سے نہیں بنے ہوئے ہیں۔

دوسری بات، شرمین نے جس طرح کہا کہ کوئی ماں اس طرح معاف نہیں کر سکتی۔ ماں باپ واقعی اس طرح معاف نہیں کر سکتے لیکن ہماری سوسائیٹی اتنا مجبور کر دیتی ہے اور آپ کو پتا ہے اس سلسلے میں جتنے بھی culprits تھے وہ سارے وڈیرے یا landlords تھے۔ وہ جتوئی تھے، ٹالپور تھے۔ وہ ان کو یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ اگر تم معاف نہیں کرو گے تو ہم تمہاری بیٹیوں کو اٹھا لیں گے۔ یہ تو اس طرح چیز ہو گئی ہے کہ آپ ان کو مجبور کر رہے ہیں اور ان کے پاس اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اس میں تو قانون سے بڑھ کر ایک چیز یعنی معاشرے یا سول سوسائیٹی کا قصور ہے کیونکہ وہ اس پر چپ ہے۔ اس میں تو بہت سے angles نکلتے ہیں، ہماری state کے بہت سے gaps نکلتے ہیں، جن کو صرف law revisit کرکے solve نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے لیے ایک بہت بڑی strategy and roadmap ہونا چاہیے جس سے آپ ایک مکمل چیز transform کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ عائشہ طاہر صاحبہ۔

Miss Aisha Tahir: Thank you madam Speaker. I strongly endorse this resolution and whatever my fellow parliamentarians said about it. It is really appreciable and it is good that we consider these events. Moreover, a little space is left which I want to

discuss, کہ ہم لوگ جب تک یہ چیز سمجھ نہیں لیں گے کہ ایک state responsible ہے کسی کی زندگی کے لیے، کسی کی جان ومال کی حفاظت کے لیے، تب تک ہم ان قوانین کی implementation نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کوئی ایسی space نہیں رہنی چاہیے کہ اگر کوئی بندہ یہ سوچے کہ میں کسی کو ماروں اور میں بچ بھی جاؤں تاکہ نہ کوئی کسی کو pressurize کر سکے اور نہ ہی Blackmail کر سکے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم یہ معاملہ high authorities تک لے کر جائیں اور اس پر مزید کام ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Someone who want to add any thing. Yes, Mr. Junaid.

جناب جنید اشرف: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں صرف ایک دو بتاتیں add کرنا چاہ رہا تھا کہ ہمارے ملک میں جتنے بھی مسائل ہیں مثلاً دہشت گردی وغیرہ ان میں اصل مسئلہ ہمارا value system کا ہے۔ مطلب یہ کہ ہمیں کسی کا احساس ہی نہیں ہے۔ آگے ایک resolution corruption پر بھی آ رہی ہے اور ہم ابھی جس پر بات کر رہے ہیں ان سب میں سارا مسئلہ value کا ہے کہ ہم احساس ہی نہیں کرتے کہ ہم کوئی کام غلط کر رہے ہیں۔ جب بھی ہم کسی سوسائیٹی کو ٹھیک کرنے کی بات کرتے ہیں تو وہ internally شروع ہوتی ہے اور ہر individual سے شروع ہوگی۔ ہر بندہ اگر individually step لے گا اپنے آپ ٹھیک کرنے کے لیے تو آہستہ آہستہ سوسائیٹی خود ہی evolve ہو کر better ہو جائے گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم قائد حزب اختلاف صاحب۔

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I am really thankful to all the people who have brought this resolution.

میں نے پہلے بھی کہا ہے ملک میں جو سب سے زیادہ serious issues ہیں ان پر اگر کسی نے کام کیا ہے وہ یا تو مطیع اللہ کے علاقے والے ہیں یعنی بلوچستان والے یا پھر ہشام جیسے لوگ ہیں جنہوں نے دو یا تین resolutions لائے ہیں جو بہت اہم تھے اور میرے خیال میں انہوں نے صحیح حق ادا کیا ہے۔ جہاں تک اس resolution کی بات ہے تو میڈم سپیکر! on a personal level یہ شاہ زیب خان کیس جو تھا، یہ میرے لیے دو چیزوں کی وجہ سے بہت اہم تھا۔ I call it a test case for the Pakistani state and Pakistani judiciary for two reasons; (a) You have the idea in this country that you can do any thing that you want as long as you have the impunity and I think this applies to this country as well as to this platform.

(b) That the politicization of religion.

مطلب یہ کہ آپ irony تو دیکھیں۔ اگر آپ یہ دیکھیں کہ West میں پاکستان کو کیوں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے دو ہی prism ہیں: Either it is an Islamic Republic of Pakistan, the Islamic aspect or it is a country which has a nuclear weapons and the Taliban are running towards getting the hold of the nuclear weapons. اسی وجہ سے یہ اتنا ironical ہے کہ ایک ایسا ملک جس میں Shariah is not the part of your civil procedure, the civil law governs this country. مگر اس کو politicization of religion کرکے وہی لوگ جو Islamic ideology کا رونا پیٹتے ہیں وہی اسی کا فائدہ اٹھا کر چلے جاتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ نبیلہ نے بڑی اہم کی کہ it is all about the rule of law. آپ rule of law کیسے uphold کریں گے۔ وہ تب ہی کریں گے جو آپ کا rule of law میں آتا ہے وہ ایک civil procedure ہے and it is not the Shariah Law. I understand that Shariah Law is the part of the objective resolution. اس میں ایک بہت اہم بات آخر میں بشریٰ نے کہی کہ آپ اس میں society کو blame نہیں کر سکتے، the blame should go to the Pakistani State, it should go to the Judiciary which has shown the serial capitulation. I mean, if the Judiciary want, they can assert it, they can assert the authority to change everything they want. So, it is all about that how the law is and in the law the murder is not an individual concern, it is a concern of the society, جیسے مطیع اللہ صاحب نے کہا۔ لہٰذا میں اس resolution کو fully endorse کرتا and I think we desperately need to revisit these laws. آخر میں، میں وزیراعظم سے دو درخواستیں کروں گا کہ انہوں نے اڑھائی سیشن میں یا تو بولا نہیں ہے اور جب بھی بولا ہے جناح صاحب کی تصویر کی قسم کھانے کے لیے بولا ہے۔ آج وہ اس resolution پر بولیں اور اگر نہیں بولنا چاہتے تو میری یہ بھی درخواست ہے کہ یاسر عباس یا کسی اور کو وزیراعظم بنا دیں کیونکہ وہی ان کے behalf پر بولتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں وزیراعظم کی کرسی کی بے حرمتی نہ ہو۔ جو اس پر بیٹھا ہوا ہے وہی ان resolutions پر بولے اور وہ قائد ایوان ہیں اور وہ اس کو own کریں۔ وہ بولیں اور clear cut policies دیں کہ ان کا اس پر کیا stance ہے because I speak as my party, I give the opinion as a leader of my party. میں چاہوں گا کہ وزیراعظم بھی اپنا بتائیں کہ پارٹی کا کیا opinion ہے اس پر۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم وزیر اعظم صاحب۔

رانا فیصل حیات: شکریہ میڈم سپیکر۔ مجھے بے انتہا افسوس ہے کہ قائد حزب اختلاف نے اس حساس نوعیت کی resolution میں بھی point scoring کا موقع نہیں چھوڑا۔ میڈم سپیکر! یا تو ان کے کان بند ہو جب میں بولتا ہوں یا پھر شاید یہ اپنے فون پر مصروف ہو جاتے ہیں سازشوں کا حصہ بننے کے لیے۔ خیر میں غیر جمہوری باتیں نہیں کروں گا۔ Resolution پر آتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ یہ اچھی باتیں کی گئی ہیں اور یہ بہت اہم قرارداد تھی کیونکہ ہماری سوسائیٹی میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ particular Shahzeb murder case میں discuss کیا گیا ہے، اس میں میڈم سپیکر! دو پہلوؤں پر ہمیں جائزہ لینا پڑے گا۔ ایک جو positive چیز ہے وہ یہ ہے کہ civil society باہر نکلی، عدلیہ نے stand لیا، میڈیا نے stand لیا، لوگوں نے stand لیا، اب اگر شاہ زیب کے پاس یا اس کے والد کے پاس

یا شاہ زیب کی فیملی کے پاس جاگیردارانہ setup نہیں تھا، پیسے نہیں تھے یا وہ power نہیں تھی لیکن آپ دیکھیں اس چیز کو بھی appreciate کرنے کی ضرورت ہے کہ سوسائیٹی نے کتنا stand لیا۔ ہم سب لوگ باہر نکلے، میڈیا اٹھی۔ ہر چینل نے، ہر آدمی نے، ہر سیاستدان نے بات کی اور اس زیادتی کے خلاف آواز اٹھائی لیکن میڈم سپیکر! اس کے ساتھ ہی جو افسوسناک اور negative چیز ہے وہ یہ ہے کہ اب ہمیں اندر کہانی کا ابھی تک پتہ نہیں چلا۔ ہمیں یعنی عوام کو صرف اتنا معلوم ہوا کہ معافی ہوگئی۔ یہ ہماری سوسائیٹی کے flaws ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ ان کی فیملی پر کیا کیا pressure دیے گئے ہوں گے۔ جیسے شرمین نے کہا کہ کوئی ماں اپنے بیٹے کے خون کو معاف نہیں کر سکتی بیشک اسے دنیا کی دولت دی جائے، یہ بہت بجا بات کہی انہوں نے لیکن اب ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ جنہوں نے murder کیا انہوں نے کیا influence use کیا، کتنا pressure use کیا اور پھر ان کی فیملی کو کس حد تک مجبور کیا اور پریشان کیا، کیا صورتحال رہی۔ اب ان flaws پر ہمیں نظرثانی کرنی چاہیے، ان flaws پر ہمیں سوچنا چاہیے کہ ان کو کیسے بہتر کیا جا سکتا ہے لیکن ہمیں اس میں دو تین چیزیں جو بہت اہم ہیں ان کو دیکھنا چاہیے جن میں ایک جو عدلیہ نے stand لیا، چیف جسٹس آف پاکستان سے لے کر نیچے سندھ ہائی کورٹ تک نے جو stand لیا اور اس کے علاوہ جو civil society and media نے stand لیا، یہ ایک کتنی positive بات تھی کہ انہوں نے اس سوچ کے خلاف stand لیا جو سوچ 302 کے مقدمے میں عدالت سے نکل کر victory کا نشان بناتے ہیں، اس سوچ کے خلاف انہوں نے stand لیا۔ میڈم سپیکر! یہ بہت positive بات ہے اور انشاء اللہ آپ یہ دیکھیں گے کہ آگے جو محرکات اور نکات ہیں صلح کے اور جو راضی نامہ ہوا ہے وہ سامنے آئے گا اور مزید کچھ پتا چلے گا تو پھر اس پر بھی ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ ہماری ساسوئیٹی کے جو سنگین نکات ہیں جن کی وجہ سے اس طرح کے واقعات پہلے ہوتے آئے ہیں کہ امیر یا طاقتور غریب پر اپنی طاقت کو مسلط کرتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ہماری سوسائیٹی جس طرح چل رہی ہے، ہم اس میں سے اس چیز کو نکال دیں گے لیکن پھر بات وہی ہے کہ یہ state کا، حکومت کا، عدلیہ کا کام نہیں ہے، ہم سب کو مل کر as a whole یہ کام کرنا ہے۔ ہمیں کام کرنا ہے، عدلیہ کو کرنا ہے، State کو کرنا ہے، میڈیا کو کرنا ہے، عام آدمی نے کرنا ہے، جب we as a nation اس پر کام کرنا شروع کریں گے، اس سوچ کو بدلیں گے تب اس پر کام ہوگا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House moved by Mr. Hazrat Wali Kakar, Mr. Matiullah Tareen, Miss Nabila Jaffer and Mr. Inamullah Marwat that this House is of the opinion that the Government of Pakistan must revisit the Qisas and Diyat Ordinance of 1990 and ensure sufficient mechanisms within the Law to achieve justice and equality for all as guaranteed in Articles 3, 9 and 25 of the Constitution. Furthermore, the Government shall ensure measures to bring justice to the footsteps of the victims and their families.

(The motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: The resolution is adopted. Now, the House is adjourned until 2 P.M.

(The House was then adjourned to meet again at 2:00 P.M. on the same day.)

[The House was then reassembled with Mr. Speaker (Wazir Ahmed Jogezai) in the Chair.]

جناب سپیکر: پرسوں سے ہم ایک غلطی کرتے رہے ہیں، میرے سے بھی ہوتی رہی ہے، آپ سے بھی ہوتی رہی ہے، سیکرٹریٹ سے بھی ہوتی رہی ہے۔ So we all responsible for one mistake that we have had committed on this floor. The vote of no confidence, Deputy Speaker کے خلاف جو آنا تھا، اس کو پہلے چیمبر میں آنا چاہیے تھا، چیمبر میں اس کی admissibility ہوتی، unfortunately میرے دیکھے بغیر order of the day پر آیا تھا۔ کل ہم نے اس پر بات بھی کی تھی، اس کے بعد ہم نے اس پر فیصلہ بھی دے دیا تھا، پھر بھی نہیں مانے تو میں نے کہا کہ اس کو کل دیکھ لیتے ہیں، کل جب میں جا رہا تھا تو مجھے یہ idea ہوا کہ شاید یہ withdraw کر لیں گے لیکن صبح میں نے نہیں پوچھا کہ یہ withdraw ہوا یا نہیں ہوا، مجھے ٹیلی فون آیا کہ بات ایسے ہی ہے، اس کے بعد میں چلا آیا ورنہ میں نے آج آنا ہی نہیں تھا۔ ایک procedural mistake ہم سے ہوئی ہے۔ ایک یہ ہے کہ rules میں موجود ہے کہ جو شخص اپنی پارٹی کے خلاف ووٹ دے گا he would be loosing his membership

according to clause 137, sub-clause(b) آپ پڑھ لیں، you will be loosing your seat instantly if you go against your party. So this I have got to remind you that any person voting against the wishes of the party looses the seat. Secondly, I would not have been so stunned if we have not made a mistake. I would have been more relaxed but unfortunately in good faith I made a mistake and I should have stood by my voice vote yesterday but I thought that let us continue with it. It is a healthy debate, agitating a point with Youth Parliament would be more

meaningful but I think it has not been so fruitful as I thought. In anyway I will put this again to the House, the Motion that I put yesterday to the House. جو اس کے حق میں ہے بولے،

ایک معزز رکن: جناب والا! last time بھی جب پارٹی میں resolution move ہوا تھا تو Blue Party کے ارکان ہی اس کے against and favour گئے تھے۔ So what will be the status of those members including me. کہ ہمارا status کیا ہوگا، ہم کس status میں ہیں۔ کیا میری membership already cancel ہو چکی ہے؟ I just want to clear it.

جناب سپیکر: مجھے اس کا نہیں پتا کہ کیا ہوا ہے، کیا نہیں ہوا۔ ابھی یہ Rules of Procedure میرے سامنے پڑا ہوا ہے آپ دیکھ لیں، اگر آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو آپ سیکرٹریٹ سے clear کر لیں۔ جی محترمہ۔

محترمہ سطوت وقار: جناب والا! ابھی تک ہماری party meeting as such ہوئی نہیں، ہمیں تو اپنی پارٹی کا stance پتا ہی نہیں ہے جب ہماری پارٹی میں discussion ہوگی تو ہم کوئی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: پارٹی میٹنگ کی بات نہیں ہے، Deputy Speaker belongs to a party اسی کے consent سے آئی ہیں۔

محترمہ سطوت وقار: جناب والا! ٹھیک ہے لیکن جب charge sheet present ہوگی تو اس کے بعد ہم اس کو اپنی پارٹی میٹنگ میں discuss کریں گے تو ہمیں اپنی پارٹی کا stance پتا چلے گا۔

جناب عبدالصمد خان: جناب والا! since I am the mover of this motion, میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ Deputy Speaker is a neutral body, وہ ہاؤس کے representative ہیں۔ Secondly, sir, resolution کے ہاں میں اور ناں میں کوئی بھی ووٹ کر سکتا ہے لیکن elections میں آپ ووٹ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اگر یہ میرے پاس چیمبر میں آتا تو I would not have allowed it on the order of the day. یہ آگیا تھا، جس طریقے سے بھی آگیا تھا، میرے pronouncement سے آگیا تھا، کس طرح سے آگیا تھا، with this kind of allegation, that is in front of me, is frivolous, is childish, it is immaturish, it is absolutely incorrect. لیکن چونکہ اب یہ floor پر آگیا ہے ، یہ ہاؤس کی property ہوگئی ہے، therefore, I am going to give it a due consideration جی جناب Leader of the Opposition .

جناب کاشف علی: شکریہ جناب سپیکر۔ دیکھیں آپ بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ کسی بھی طریقے سے آپ کی opinion influence نہیں کرتی، اس لیے میں نہیں کہوں گا کہ آپ نے جو کہا غلط کہا ہے کیونکہ اگر یہ childish ہیں تو میرے خیال میں یہ ہاؤس کو decide کرنے دیں کہ یہ childish ہے یا کچھ بھی ہیں۔ اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ یہ allegations جمہوریت کے خلاف ہے ایک صحیح process کو follow نہیں کیا جا رہا تو اس پر لوگ ووٹ نہیں کریں گے۔ جناب سپیکر! میں چاہے confirm ہوں یا نہ ہوں کہ ہم یہ الیکشن جیتیں گے یا نہیں جیتیں گے لیکن میں ایک چیز پر confirm ہوں ، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ان 61 ارکان کا profile پڑھیں تو یہ ایسے brilliant اور ایسے principle والے لوگ ہیں یہ کبھی bypassنہیں کریں گے، اگر مجھے ہارنا ہوگا تو principleکی base پر اس کو childish, frivolous consider کرکے ووٹ نہیں دیں گے۔اتنا مجھے confirm ہے۔ آج میں آپ سے یہی درخواست کروں گا کہ اس کو ہاؤس میں put کریں۔ Let the majority decide.

Mr. Speaker: Let the House decide.

Mr. Kashif Ali: Yes, let the House decide.

جناب سپیکر: میرے پاس وہ motion نہیں ہے جس کو میں repeat کروں۔

An honourable Member: Sir, on a point of order.

Mr. Speaker: Yes.

ایک معزز رکن: جناب والا! دو اجلاس ہو گئے ہیں انہوں نے شور مچایا ہوا ہے کہ سپیکر کو ہٹانا چاہیے، انہیں کل بتایا گیا تھا کہ آپ چارج شیٹ تیار کر کے دے دیں۔ میرے خیال میں سپیکر کو ہٹانے کے لیے صرف ایک اچھا پوائنٹ ہی کافی ہے۔ انہوں نے چھ سات گھنٹے سے کوئی charge sheet submit ہی نہیں کروائی۔

Mr. Speaker: This is the beauty of democracy.

ایک معزز رکن: انہیں اس چیز کا پتا ہونا چاہیے۔

Mr. Speaker: Any way, let us tolerate each other for the time being. Anyway I am putting the motion that was put yesterday, that was moved by Motasim Billa, Ejaz Sarwar and Abdul Samad, I read it, “this House is of the opinion that Miss Asila Shamim the Deputy Speaker of the House has failed to fulfill her duties in

accordance with the responsibilities conferred upon her therefore, the House demands her removal and proposes electing a new Deputy Speaker according to the rules and regulation in case you succeed.

(the motion was negatived)

Mr. Speaker: Are you subjecting those rules? Please count the hands once again.

(Count was made)

Mr. Speaker: It is noes. Noes carry the day. No more discussion on this please.

(interruptions)

Mr. Speaker: Please order in the House.

(interruptions)

Mr. Speaker: Yes, Amin Ismaili *sahib.*

Mr. Muhammad Amin Ismaili: This House is of the opinion that corruption has gained roots in our country because of ineffective accountability, bad governance, absence of Rule of Law and most importantly, lack of will of the political leadership. Unfortunately, Pakistan is 139th corrupt country in the world. Such rampant corruption has hollowed our economy and is pushing our nation to a dead end. The Government of Pakistan must take stringent measures to eradicate corruption in Pakistan.

جناب سپیکر! کرپشن اس ملک میں اتنی پھیل چکی ہے، اتنی penetrate ہوگئی ہے کہ آج جس طرح میں نے بتایا کہ پاکستان دنیا کا 139 واں انتہائی کرپٹ ملک ہے۔ چیئرمین نیب فصیح بخاری صاحب کی official statement ہے کہ پاکستان میں روزانہ چھ سے سات بلین روپے کرپشن کی نذر ہو جاتے ہیں۔ Recently Transparency International کی ایک رپورٹ آئی تھی اس میں بتایا گیا تھا کہ پچھلے پانچ سال میں پاکستان کو اٹھارہ ٹریلین روپے کا نقصان ہوا ہے۔ جناب سپیکر! ایک طرف ہم کہتے ہیں کہ پاکستان ایک ناقابل تسخیر قوم ہے، ہم Asian Tiger ہیں دوسری طرف اگر مسجد کے باہر گلاس اور کولر لگا ہوا ہے تو اس کو بھی زنجیر سے باندھ کر رکھا ہوا ہے کہ اس کو کوئی لے نہ جائے۔ یہ ہماری سوسائٹی کا حال ہے۔ جناب والا! اس ملک میں RPP deal جو ہوئی اس میں پانچ سو ملین ڈالر کا scam ہوا، NICL میں آٹھ بلین ڈالر کا scam ہوا، پاک سٹیل میں بیس بلین ڈالر کا scam تھا، پنجاب بنک میں دس بلین ڈالر کا scam تھا اور ہم کہتے ہیں ہم ناقابل تسخیر قوم ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف چین کی ایک مثال دینا چاہوں گا کہ چین میں کرپشن کے لیے zero tolerance 0% ہے۔ وہاں کرپشن کی سزا صرف موت ہے۔ جناب سپیکر! میں چین کی کچھ مثالیں دینا چاہوں گا، recently Bank of China کے صدر کرپشن میں ملوث پائے گئے، ان کو گولی مار دی گئی۔ شنگائی کے میئر اور ڈپٹی میئر کرپشن میں ملوث پائے گئے ان کو سزائے موت ہوگئی۔ بیجنگ کے وائس میئر کرپشن میں ملوث پائے گئے ان کو گولی مار دی گئی۔ یہیں تک نہیں بلکہ147000 سرکاری ملازمین کا احتساب ہوا اور جو جو کرپشن میں ملوث پائے گئے ان کو گولی مار دی گئی۔ جناب سپیکر! پاکستان میں جتنے بھی بڑے scam ہیں جن کا میں نے ذکر کیا، اب تک ان کے ساتھ کیا ہوا۔ کوئی کسی ملک میں بھاگ رہا ہے، کوئی امریکہ بھاگ رہا ہے، کسی کو برطانیہ سے پکڑ کر لا رہے ہیں، کوئی دبئی میں بیٹھا ہوا ہے،کوئی سری لنکا میں ہے، اگر ہم اسی طرح چلتے رہے تو ہماری معیشت بالکل تباہ ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! ہمیں کرنا کیا چاہیے، اگر ہم ایک theme of anticorruption policy رکھیں تو اس میں سب سے پہلے اور سب سے اہم چیز ہے that is political will of the leadership. اگر ہماری political leadership میں will ہے تو وہ across the board سب کا احتساب کریں گے۔ سب سے پہلا اور most important that is political will second is transparency, accountability and the most importantly is a meritocracy. یہ چار points ہیں اگر ان کو ہم لے کر آگے چلیں، اس پر قوانین بنائے، نیب اور ایف آئی اے کا anticorruption unit ہے وہ صحیح طریقے سے کام کریں اور ان کے اوپر صحیح احتساب ہو، ان میں بیٹھے لوگ کرپشن میں ملوث نہ ہوں تو انشاء اللہ پاکستان اس ناسور سے ضرور باہر نکلے گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Mr. Speaker. Sir, Amin Ismaily has pointed out a very genuine reason of our downfall جو ہم state level پر پیچھے رہ گئے ہیں، national and International level پر بھی۔ اس کرپشن کے ساتھ جڑ ہر کہانی ہے، چاہے وہ development ہو، اقتصادی حوالے سے ہو، سوشل حوالے سے، معیشت کے حوالے سے۔

جناب سپیکر: وزیر اعظم صاحب ان کو منانے جائیں، کسی دو کو بھیج دو، منا لاؤ۔

Mr. Yasir Abbas: Corruption has emerged in a way that has affected Pakistan's

economy or overall پاکستان کا جو structure بنا ہوا ہے، وہ corrupt pillars پر بنا ہوا ہے۔ یہ کرپشن صرف politician تک محدود نہیں ہے ، کرپشن صرف فوجیوں تک محدود نہیں ہے نہ یہ بیوروکریسی تک محدود ہے یہ ایک individual level ہے۔ ایک چھوٹے بچے سے یہ شروع ہو جاتا ہے، جب ہم کسی جھوٹی بات پر اس کو دلاسہ دے رہے ہوتے ہیں یا ہم اس کو کسی ایسے بات پر دلاسہ دے رہے ہوتے ہیں جس کا مقصد کوئی نہیں ہوتا، جب ایک student studies کے ساتھ justice نہیں کرتا یا ایک student اپنی studies کے سلسلے میں اپنے principle stand پر steadfastنہیں رہتا وہ بھی کرپشن ہے خالی پیسے کھانا یا لوٹ وغیرہ کرنا کرپشن نہیں ہے۔ پاکستان کو اس حوالے سے سوچنا ہوگا کہ مختلف قسم کی جو کرپشن ہے، monetary corruption ہے، moral corruption ہے، intellectual corruption ہے، ان ساری کرپشن سے نکلنے کی اہم ضرورت ہے۔ Amin Asmaili has rightly pointed out پاکستان میں monetary corruption peak level پر ہے جس کی وجہ سے we have been ranked as 139^{th} most corrupt country in the world. یہ ہمارے لیے باعث شرم بات ہے کہ despite being a Muslim country, despite being a nuclear country, despite being a sixth largest country on earth, despite being ایک ایسے جمہوریت کے علمبردار ہونے کے باوجود ہمارے ستونوں میں کرپشن کی انتہا ہے۔ اس کو نکالنے کی ضرورت ہے، اس کو نکالنے کے لیے transparency اور accountability کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو اپنے اقدار کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ At the same time ہمارے سیاستدانوں سے لے کر بیوروکریسی، طالبعلموں کو جو ان کا principle aim ہے، ان کا مقصد ہے اس کے ساتھ steadfast رہنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ سونیا ریاض صاحبہ۔

Miss Sonia Riaz: Thank you Mr. Speaker. First of all I completely endorse this resolution on corruption.

میرا اپنا یہ stance ہے کہ کسی بھی problem کو discuss کرنے سے پہلے یا اس کا solution نکالنے کے لیے اور suggestion دینے کے لیے اس کی root causes جاننا بڑا important ہے۔ کسی بھی problem کا حل اس کی root cause کو solve کرنے کے بعد ہمیں بڑی آسانی سے مل سکتا ہے۔ For me corruption کے پاکستان میں اور بھی یقیناً بہت سے causes ہوں گی لیکن ایک cause جو کہ میں سمجھتی ہوں وہ بڑا اہم cause ہے اور وہ over population کا ہے۔ آبادی میں جو دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور پاکستان کی آبادی بڑھتی جا رہی ہے، یہ بھی ایک major cause corruption کی ہے ۔ اگر ہم دیکھیں تو over population جو ہے اور بہت سی ہمارے معاشرے میں برائیوں کے پھیلنے کی ایک وجہ ہے اور وہ بہت اہم وجہ ہے۔ اگر ہم غربت اور poverty کو دیکھیں تو بھی over population اس کی reason ہے۔ اگر ہم corruption کو دیکھیں تو اس میں بھی population ایک root cause ہے۔ ہمارے ملک کا سب سے اہم مسئلہ terrorism کا ہے اگر ہم اسے دیکھیں تو اس کا بھی ایک root cause غربت اور over population ہی ہے۔ یہ اس لحاظ سے بہت ہی اہم چیز ہے۔ میں اس resolution پر debate کرنے کی بجائے ایک solution دینا چاہوں گی اور وہ یہ ہے کہ ہم usually کہتے ہیں کہ religion کو سٹیٹ سے علیحدہ ہونا چاہیے اور ہمارے ہاں آبادی میں اضافہ ہونے کی ایک وجہ کچھ ہمارے religious aspects بھی ہیں۔ ابھی کسی نے چائنا کی مثال دی تھی، وہاں کے strict rules کی example دی تھی تو اس پر میں بھی چائنا ہی کی example quote کرنا چاہوں گی اور چائنا میں one child policy کا rule بڑا عام ہے اور اس پر بڑا strictly عمل کیا جاتا ہےاور اس پر strictly عمل ہونے کی وجہ سے ہی چائنا نے اپنی populationکے flow پر control کیا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتی کہ یہی والی پالیسی ہم پاکستان میں بھی implement کریں لیکن ہمارے بچپن میں ٹی وی پر ایک Ad آتی تھی اور اس Ad میں دکھایا جاتا تھا کہ ’بچے دو ہی اچھے‘ اور اگر ہم اس چیز کو غور سے دیکھیں اور seriously سوچیں تو یہ ایک long term planning ہے اور اس کے after affects بہت اچھے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک اور بھی Ad آیا کرتا تھا اور اس میں یہ ہوتا تھا کہ’ کم بچے خوشحال گھرانا‘ اگر اس پالیسی پر بھی عمل کیا جائے تو میرے خیال میں ہم اپنی ملک کو corruption سے free کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد صرف بچے پیدا کرنا نہیں ہےاور پیدا کرنے کے بعد ان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے corruption and unfair means use کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد انہیں سٹیٹ کا positive member بنانا ہے.and that is more important یہاں پر اس resolution میں بات ہوئی ہے کہ پاکستان کو ranking میں کہا گیا ہے کہ یہ corruption کے لحاظ سے 139^{th} number پر آتا ہے I mean in the world ranking. میں آمین اسماعیلی صاحب کی اس resolution کو completely endorse کرتی ہوں لیکن یہاں پر میرا ان کے ساتھ تھوڑا سا اختلاف ہے اور اختلاف بھی اس sense میں ہے کہ 139^{th} تو بڑی دور کی ranking ہے۔ آپ پاکستان کو ان rankings میں دیکھیں جو کہ top کی rankings ہیں ۔ مثال کے طور پر ہمارے لیے ایک بری خبر یہ ہے کہ پاکستان 2^{nd} آیا ہے اور second کس چیز میں آیا ہے ، پاکستان میں دنیا میں سب سے زیادہ hepatitis C کے cases پائے جاتے ہیں اور لوگ اس کے victims ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بیمار کر رہے ہیں، دوسروں کو متاثر کر رہے ہیں اور World Health Organization نے recently ایک statistic دیا ہے کہ پاکستان اس میں 2^{nd} number پر ہے۔ جناب! اس طرح کی چیزیں بہت زیادہ important ہیں اور یقیناً اگر ہم ان کی root causes میں جائیں تو ان کی ایک وجہ بھی یہی ہے کہ ہمارے پاس funds نہیں ہیں، funds کیوں نہیں ہیں کیونکہ ہمارے پاس population زیادہ ہے،

ہم اپنی چیزوں کو اس طرح سے handle نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سے آپ لوگوں کو میں اس ِ چیز کے ساتھ co-relate کرنا چاہوں گی کہ کل پرسوں ٹی وی پر ایک خبر چل رہی تھی، ایک پانچ سالہ بچی کے ساتھ rape کا case تھا، اس قسم کا وہ کوئی ایک case نہیں ہے وہ تو کوئی ایک case تھا جو ٹی وی پر آ گیا، میڈیا پر آ گیا اور وہ report ہو گیا۔ اس طرح کے بہرحال بہت سارے cases ہیں۔ آج صبح بھی ایک news چل رہی تھی کہ کل فیصل آباد میں ایک بچے کے ساتھ rape ہوا تو اس قسم کے جو cases ہیں وہ تو چلتے رہتے ہیں اور بہت سارے ہیں جن کو میڈیا نے کبھی report نہیں کیا، اور وہ as such کبھی چینل پر نہیں آئے۔ SPARC ایک organization ہے، سحر ایک organization ہے اگر آپ جا کر ان کا statistic چیک کریں، ان کا ڈیٹا چیک کریں تو ان پر آپ کو details ملے گی کہ کس قدر ہمارے ملک میں child abuse common ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ابھی دو تین دن کی خبروں کے بعد اور اگر اس statistics کو آپ دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ ہم child abuse کی ranking میں بھی شاید top پر جا رہے ہیں اور ہمارے ہاں وہ بچے child abuse کا victim بنتے ہیں جن کا کوئی گھر نہیں ہوتا یا اگر گھر ہوتا ہے تو غربت کے باعث ان کے parents جو ہیں وہ انہیں گھر سے باہر یا تو ورکشاپ پر کام کرنے کے لیے بھیجتے ہیں یا کچھ بچے جو کچرا اٹھاتے ہیں جو میری ریسرچ ہے child abuse کے حوالے سے ان میں زیادہ تر child abuse کا victim وہی لوگ ہوتے ہیں جو کہ غربت کی وجہ سے اور ان کے parents جو ہیں وہ زیادہ بچوں کو سنبھال نہیں سکتے تو ان کو باہر نکال دیتے ہیں اور یہ والی ساری چیزیں اس میں شامل ہوتی ہیں۔In the end میں یہی کہوں گی کہ over population is one of the root cause of corruption اور اگر ہم اس کو cater کر لیں تو پھر ہم اپنی corruption کو بھی overcome کر سکتے ہیں، ہم terrorism کو بھی overcome کر سکتے ہیں اور اس طرح کے ہم بہت سارے مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی اسماعیل صاحب۔

جناب اسماعیل: شکریہ جناب۔ میں ان کی باتوں سے agree کرتا ہوں، انہوں نے population کی بات کی تو میں نے اس لیے چائنا کی example دی تھی کہ چائنا کی جو population ہے that is 1.5 billion تو اگر population کی base پر ہم کہیں کہ corruption ہوتی ہے، غربت ہے اور اس کی economic disparities اور اس طرح کے issues ہیں تو اس طرح یہ نہیں چلے گا کیوں کہ یہاں آپ دیکھیں کہ چائنا کے مقابل میں ہماری جو population ہے there is only 180 million or 190 million تو اس طرح سے پاپولیشن کے basis پر پردہ نہیں ڈال سکتے کہ ہماری اپنی غلطیاں ہیں، پاپولیشن ہے، غربت ہے اور یہ ہے اور وہ ہے، اس طرح کی ناانصافیاں ہیں۔ ان کے خلاف ہمیں سخت action لینا پڑے گا، otherwise یہ اس طرح چلتا رہے گا جیسے یہ پچھلے پینسٹھ سالوں سے چلتا آ رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی محترمہ حرا ممتاز صاحبہ۔

محترمہ حرا ممتاز: شکریہ جناب سپیکر۔

As has already been discussed corruption is most rampant in our country and however Sonia has talked about that over population is a root cause of corruption and what steps should be taken to cater this problem. I would like to focus on a few aspects that deal with solving corruption at the State level. So, Mr. Amin and the Foreign Minister had beautifully described how this becomes a problem at the State level and how can the ineffective accountability, governance, absence of rule of law and most important lack of will of the political leadership be described as the main root cause of corruption. So, I have a few solutions to that. So, firstly what we need to be done and I am sure that the general members of the Parliament would also agree with me that is we need to decentralize the judiciary system and to make it an independent. So you have a federal and provincial as well as city level judiciary and you have small claim courts in all cities regardless of their population. So, there is an easy access to people to the courts, the filing cases is easier and the court is able to give rulings in a smaller period of time. So that these courts will be dealing with civil cases which will also get rid of this Patwaries and Tehsildar and Magistrate system i.e., basically can be to know the root cause of corruption in our society.

Secondly, we should not have any provincial and city control on the police. For example we should have a separate police system for every city and not at federal level because this mostly causes problems as it increases power of certain people. So, Chief Minister Punjab for example should not have control over Lahore Police. It should only be under the control of the city government. The central control over police gives so much power to these people and gives them the authority to misuse it as well. It also leads to rigging of election and targeting Opposition as we have seen recently. We should have a very strong district attorney which should have the ability to prosecute bad people without any pressure. Mostly we are facing problems as we have discussed earlier in the session today because of lot of pressure not only on the people/victims but also on district attorney. So, there should not be any pressure and we should make sure that a district attorney is very strong. There should be a proper system for reporting corruption. So, today there is no proper system of implementation of any order or practical system under which people can easily come and report the incidents of corruption. So, if they have proper mediums like telephone numbers, telex, television, e-mail etc. and it can be widely advertised as means of getting appropriate

authorities. So this can easily be done to know the incidents of corruption. There can be made a Committee which would deal with these small incidents. If it deals with the small incidents of corruption then at the higher level it would be reduced. There is also a system of red tapism that we see in our country. Obviously solution to that is e-governance which gets rid of all these corruption levels as you have a lot of accountability in checks and balances etc. that can get rid of your problem. Another thing is we need to create awareness amongst the people because there is not a lot of general awareness. People think that a lot of pressure on victims does not allow them to report. For example corruption against something leads people easily to grab money from other people and from the masses etc. It is sort of encouraging people for corruption in the society. So, if there is a lot of awareness amongst the people, if we give them a lot of power and if we give them a way to report corruption cases and ensure them that the report of corruption would come to light. Why we are going to support bad people. We ensure the masses that we are doing something against corruption and slowly we get rid of this menace hitting our country. Thank you.

Mr. Speaker: Yes Raja.

راجہ صاحب: جناب! کافی اچھی debate ہو گئی ہے جس طرح کہ یاسر عباس، مس سونیا، مس حرا ان سب نے کافی اس پر بات کر لی ہے- I would agree to all of them لیکن مس سونیاریاض اس طرح poverty کی بات کر رہے ہیں کہ that is the main factor of corruption in our society. میں اس چیز کو اس طرح refer کرنا چاہوں گا کہ corruption تو US, UK جو developed countries ہیں جو سب سے developed States ہیں وہاں پر بھی ہوتی ہے اور poverty وغیرہ کی چیزیں وہاں پر موجود ہیں مگر اس سے میں اپنا sub-continent کا culture اور traditions کے ساتھ link کرنا چاہوں گا- اگر آپ آج سے پچاس سال پہلے ہماری سوسائٹی میں چلے جائیں تو تب ایک امیر اور غریب جو تھے ان میں جو difference تھا وہ اتنا زیادہ نہیں تھا- ایک امیر غریب کی مدد کرنے کے لیے اس کے ساتھ باہر چلتا تھا اور جاتا تھامگر آج وہ چیز ہماری سوسائٹی میں دیکھنے کو بھی نہیں ملتی- لوگوں کو اگر کسی چیز کا سامنا کرنا پڑ جائے ، کوئی بندہ ان کے پاس آ جائے تو وہ بالکل بھی اس risk پر نہیں جاتےکیونکہ اس کے consequences کافی عجیب سے ہو سکتے ہیں کیونکہ آج کل آپ کو پتا ہے ہماری law enforcement agencies کافی active ہیں تو کوئی بھی جسارت نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ چلے-

اس کے علاوہ یہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ گورنمنٹ اوپر سے نیچے کی طرفcorruption آتی ہے - میرے خیال میں اگر ہم grass root level پر اس چیز کو implement کریں- آپ simply اپنے ملک میں کسی دیہات میں چلے جائیں تو وہاں پر جو basic corruption چلتی ہے تو وہ Land Record Department, Police Station and Health sectors میں چلتی ہے کیونکہ جو تھانے کا ایس ایچ او ہوتا ہے وہ جو ہمارا FIR درج کرنے کا سسٹم ہے وہ درج نہیں کر سکتا جب تک اس بندے کے پاس اس قسم کی power نہیں ہے یا کچھ نہیں ہے تو وہ obviously اسے bribe کرے گا- ہماری generation نے جب اس ملک میں جنم لیاتو ہمیں تو ایک طریقہ کار مل گیا کہ ہم نے اپنے کام کس طرح کروانا ہے- اگر آپ پٹواری کے پاس جائیں اور آپ نے ایک صرف ایک رجسٹری نکالنی ہے جوکہ ایک official document ہے ، وہ آپ کسی بھی وقت نکلوا سکتے ہیں، اس کے لیے آپ کو اسے bribe کرنا پڑتا ہے - میرے خیال میں یہ چیزیں policy level پر بھی ہونی چاہییں مگر grass root level پر اس کا بہت زیادہ کام ہونے والا ہے، ہمیں اپنے عام لوکل باڈیز کے سسٹم، پولیس اسٹیشن اور ہیلتھ سیکٹر میں اس پر grass root level پر کام کرنا چاہیے- شکریہ-

جناب سپیکر: شکریہ، جناب جنید اشرف صاحب-

جناب جنید اشرف: جناب!suggestions پر کافی بات ہو چکی ہے لیکن میں اس میں ایک اور چیز add کرنا چاہ رہا تھا کہ ہماری جو گورنمنٹ ہے یا private organizations ہیں ان میں ethics کے departments ہونے چاہییں جو بار بار لوگوں کو training دیں- اس میں investment کریں تاکہ reinforcement ہو اور وہییں پر وہ چیزیں engrave ہو جائیں کہ ہم نے یہ چیزیں نہیں کرنی ہیں- آپ کے monthly seminars ان چیزوں کے اوپر ہوں تاکہ reinforcement ہوتی رہے اور پھر لوگ اس ٹریننگ کی وجہ سے اپنے اوپر control کریں- شکریہ-

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ-

محترمہ نبیلہ جعفر: شکریہ جناب سپیکر-میں اس میں ایک اور point add کرنا چاہوں گی، اس پر پہلے ہی بہت detail سے بات ہو گئی ہے- میرے خیال میں ہمارے ملک میں population کی بھی بہت زیادہ problem ہے یعنی بہت سارے issues اس کی وجہ سے بھی create ہوتے ہیں- ہمارے resources کم ہیں اور ہمارے پاس population زیادہ ہے- سٹیٹ کے پاس capacity کم ہے شاید بہت سارے problems کو tackle کرنے کے لیے لیکن میں ایک چیز کہنا چاہوں گی کہ دنیا میں ہمارے پاس بہت مثالیں ہیں جہاں پر population بھی بہت زیادہ ہے لیکن ان کی governance جو ہے وہ strong ہے اور ایک strong governance ہو گی، institutions strong ہوں گے، میرے خیال میں وہاں پر corruption یا کسی بھی problem پر قابو پایا جا سکتا ہے، ایسی بات نہیں ہے کہ یہ چیزیں impossible ہیں، یہ چیزیں possible ہیں-

میں یہاں پر ایک اور چیز فاٹا کے حوالے سے کہنا چاہوں گی چونکہ جو laws یا institutions ہوتے ہیں وہ کسی حد تک
corruptionپر یا کسی بھی مسئلے پر قابو پا سکتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ میں یہ نہیں کہتی کہ ہر چیز impure نہیں ہے،
impurity ہے، وہ پاکستان کے settled areas میں بھی ہے، corruption ہے لیکن جو فاٹا میں corruption ہے شاید اس کی
مثال اس پورے پاکستان میں کہیں پر بھی نہیں ملے گی۔ وہاں پر education ایک تو inadequate ہے ، وہاں پر education
system بہت poor ہے، وہاں پر facilities بہت کم ہیں اور جو facilities ہیں وہ بھی اتنی corruption ہے کہ وہاں پر آپ
یہ expect ہی نہیں کر سکتے ، وہاں سے جو لوگ نکلیں گے وہ آگے بھی بڑھ سکتے ہیں۔ ایجوکیشن سیکٹر میں اتنی
corruption ہے کہ آپ imagine نہیں کر سکتے۔ ایک ٹیچر ایک پوسٹ خرید سکتا ہے، جب بھی ٹیچرز کے لیے پوسٹ
announce ہوتی ہے اس کے اوپر bidding ہوتی ہے جس بندے نے زیادہ پیسے دے دیے اسی بندے کو وہ پوسٹ دی
جاتی ہے ، انٹرویو جو ہے وہ صرف ایک formality ہوتی ہے یا advertisement ایک formality ہوتی ہے۔ پہلے ہی lists
بنائی جا چکی ہوتی ہیں، وہ انہوں نے اپنے پاس lists رکھی ہوتی ہیں، وہی بندے appoint ہوتے ہیں جنہوں نے چار لاکھ
دے دیے یا پانچ لاکھ دے دیے اور جتنی بھی انہوں نے amount بڑھائی ان کو آپ ٹیچر بنا دیتے ہو۔ میرے خیال میں
وہاں پر اگر ایک ایسا ادارہ بنا دیا جائے یا فاٹا سیکرٹریٹ اس چیز کو focus کرے کہ ایک ایجوکیشن ہی تو فاٹا میں ہے
جس کو ہم نے develop کرنا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر نہ تو industries ہیں، نہ کوئی اور institution ہے جس کے
through آپ کوئی چیز implement کر سکیں، صرف ایک ایجوکیشن سیکٹر ہے جس میں بھیcorruption ہے ۔ وہاں پر
ہال exam کے دوران بک جاتے ہیں، وہاں پر cheating اتنی عام ہوتی ہے، وہاں پر specially انگلش کے پیپر میں FA,
FSC, Metric and Bachelor میں اور اس کے علاوہ کہیں پر masters شروع ہو گئے ہیں ان میں کھلی cheating ہوتی ہے
اور میرے خیال میں جو لوگ باہر بھجوائے جاتے ہیں ان کو شاید پیسے زیادہ عزیز ہوتے ہیں، ان کے لیے
accountability کوئی چیز نہیں ہےاور وہاں پر پردے کے مسائل یا strict society کے یا close society کے مسائل ہیں ان
کی وجہ سے یہ problems create ہو گئے ہیں کہ جو وہاں کا political agent ہے وہ ہال کے اندر خود جا کر دیکھ نہیں
سکتا، خاص طور پر جو girls colleges ہوتے ہیں یا girls schools ہوتے ہیں وہ وہاں پر جا کر وہ خود check and
balance رکھ نہیں سکتا کیوں کہ پھر ان کے اوپر allegations بھی لگائے جاتے ہیں تو اس طرح سے ایک طرح سے
لوگ خود ایک چیز کے stakeholders بن گئے ہیں، انہوں نے لاء اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ
ہاؤس میں جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں ان کے لیے یہ ایک awareness ہے کہ فاٹا کا جو ایشو ہے اس پر آپ لوگ بھی
سوچیں، کچھ لکھیں، اپنے دوستوں کے ساتھ share کریں تاکہ یہ چیز گھومتے گھومتے گورنمنٹ کے کانوں تک پہنچ
جائے کہ فاٹا میں ایک تو آپ نے facilities دی نہیں ہیں اور جو facilities دی ہیں وہ بھی ineffective ہیں، ان سے کوئی
فائدہ نہیں ہونے والا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you. Now I will put this resolution to the House that:-

"This House is of the opinion that the corruption has gained roots in our country because of ineffective accountability, bad governance, absence of rule of law and most importantly lack of will of the political leadership. Unfortunately, Pakistan is 139th corrupt country in the world, such rampant corruption has hollowed our economy and is pushing our nation to a dead end. The government of Pakistan must take stringent measures to eradicate the corruption in Pakistan."

(The Resolution was adopted)

Mr. Speaker: Consequently the resolution is adopted. Raja Muhammad Hasan Khan and Saqlain Saleem *sahib.*

Raja Muhammad Hassan Khan: Thank you honourable Speaker. I along with Mr. Saqlain Saleem would like to move the following resolution:-

"This House is of the opinion that the transgender community in Pakistan should be given certain representation in the National Assembly of Pakistan according to a calculated measure so that they can actively participate in legislation and protect the interest of their community."

Sir, Allah has created every human equal and all human beings rise very respectively in the fold of Islam where it gives them equal opportunity rights and freedom. Also it does not discriminate between them. Transgender have always been present in our religion, society and culture as they are also the creation of Allah and their existence has been mentioned clearly in the Holy Quran. In Chapter 42, Surah Shoora was 49 and 50; *Allah* belongs the divinity of heavens and earth. He creates 40 wills, he gives whom he wills female and he gives to whom he wills males or he makes them both males and females and he renders whom he wills barren. Indeed he knows and competent.

Islam possesses equal opportunity for men, women and transgender so that they may realize their full individual potential according to their wish keeping in the mind the right path prescribed to them. This can include taking part in public financial and educational developments and benefiting equally from the results. Gender

equality does not essentially mean indistinguishable rights as the conditions may vary from gender to another but one can be assured that equal rights are served when it comes to Islam. In light of the facts provided by the Shariah several Muslim countries have started giving these transgender their due rights as far as Islamic laws. Now they are stepping up to acknowledge their rights and accommodating them as whom they are. Also they are provided with the chance of living and running as respectable citizens. Thank you, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: Thank you. Yes, Mr. Saqlain Saleem sahib.

جناب ثقلین سلیم: سپیکر صاحب! اگر ہم اپنے ملک کو دیکھیں تو ہمارا جو خواجہ سراؤں کا طبقہ ہے وہ بہت زیادہ محرومیوں کا شکار ہے۔ ہم اپنی گلیوں میں دیکھیں جس طرح ہمارے بچے اور بڑے ان کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دی جاتی۔ ان کو جو basic right education and employment کا ہے وہ نہیں دیا جاتا۔ میں شرمین عباد چنائی کیdocumentary کے بارے میں بتاؤں گا۔ انہوں نے تین خواجہ سراؤں کے interview کیے، انہوں نے کہا کہ they are stuck with only prostitution, singing and dancing to earn something. اب کچھ عرصہ پہلے چلے جائیں ہم عورتوں کے حقوق کی بات کریں گے کہ پارلیمنٹ میں عورتوں کی کوئی نمائندگی نہیں ہوتی وغیرہ، ہم ان کے لیے لڑے۔ ہم second gender کے لیے لڑ چکے ہیں تو ہم third gender کے لیے آواز کیوں نہیں اٹھا سکتے کہ ان کو وہاں حصہ دیا جائے تاکہ وہ اپنے حقوق وغیرہ کے بارے میں بات کر سکیں۔ ابھی حال ہی میں مظفر گڑھ میں 11 مئی میں elections ہوئے ہیں، شاہانہ عباس شانی یہ prominent member ہیں Pakistan Female Association کے اور وہ مظفر گڑھ سے کھڑی ہوئی تھیں لیکن نہیں جیت سکیں، ان کے ایجنڈا میں پہلی چیز یہی تھی کہ انہوں نے جا کر female rights کے بارے میں پارلیمنٹ میں اٹھانی ہے ۔ اگر یہ اس طرحroot ground سے elect ہو کر پارلیمنٹ میں نہیں آ سکتے تو ہم نے پھر عورتوں کا ایک کوٹہ بنایا ہوا ہے۔ اگر یہ ملک میں minority میں ہیں تو پھر ہم پارلیمنٹ ان کے لیے ایک یا دو سیٹیں رکھ سکتے ہیں۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی محترمہ اصیلہ شمیم صاحبہ۔

Miss Aseela Shamim: Sir, I strongly endorse this resolution and I agree with everything that Mr. Raja Hasan and Mr. Sqlain Saleem have said. I would just like to add and feel that the ideals of equality and justice are wasted in this world and we have a chance here to show that Pakistan truly believes in the ideals of equality and justice. I would like just giving examples of few countries whose stance on transgender community is sort of ours today. The first and the foremost is Malaysia and Saudi Arabia where it is not possible to declare a person transgender, you can not do that in a public sphere. Kuwait also passed a law recently which is that imitating a person from the opposite sex as transgender is absolutely illegal which will protect thousands of transgender people. This is pure persecution and nothing else by the hands of the State and we have a chance here to show that Pakistan will not indulge in any such thing. So, I really like the House to discuss this and talk about this because this particular sort of a minority has never been brought to the discussion table. We don’t even talk about it. It just lurks in the shadows. We talk about the Shia minority community, the Hazaras, the women. We talk about Hindus and Christians, but we never pay attention to this aggrieved minority and never feel that it is even worth talking about but they are worth talking about because the State has given them that particular right. They are now Pakistani nationals, they have their ID cards. They have the right to declare themselves as the third gender, it exists in Pakistan now. Besides that our Constitution also promises that every citizen of the country is equal in the eyes of the law and equal in the eyes of the State. So, we have granted them that equality and granted them the right by enabling them to defend their equality in the National Assembly. Thank you.

Mr. Speaker: Hira Mumtaz *sahiba*.

Miss Hira Mumtaz: Thank you honourable Speaker. I agree with the points that have been mentioned in the resolution. However, I believe that since it is widely known and widely accepted that this transgender community is ridiculed and made of plot of fun. They are not treated with respect by the community. So, having their representation in the National Assembly will automatically be assumed that they will also be ridiculed in the National Assembly as well. So, I think that what better is that we should have two - pronged approach. The first thing that we need to do is; to make them strong enough to be able to hold themselves. So, what the country needs to do is; to make them strong enough to give them employment and to make the society to respect them and give them representation. Change the mindsets of the people and then give them representation because just giving them two seats in the National Assembly will only mean that those two people would be ridiculed by the members of the Parliament as well. So, I would like to say that Pakistan has already taken few steps in this regard but it is not enough. I know it has taken few steps. For example, in India, it is realized that having transgender as tax collectors they have collected tax from the public which is actually beneficial for the government itself because it has increased the recovery rate by 15%. But only 1/3rd of Pakistan’s transgender community has been issued ID cards and Pakistan has also reserved 2% quota job in all sectors, however this has not been turned into reality. So,

Pakistan has started doing something about this transgender community. It means to do a lot more before it can make this community strong enough to give them a place in the National Assembly. I am agreed and I am not saying that this should be one thing that firstly you should make them so strong and then give them representation, this is something like go side by side but the representation is not the only thing that can help them in getting their rights. Thank you.

Mr. Speaker: Mohterma Aseela.

Miss Aseela Shamim: Thank you Mr. Speaker. I would disagree with some of the steps that Mohterma Heara Mumtaz has said. Basically the State is employing them as tax collectors because
وہ چاہتے ہیں کہ ان کے گھر کے باہر جا کر وہ transgender community تماشا کرے and they are using transgender community for their own benefit. They are milking that particular characteristic that they have and they are assuming that that is the only thing that is good for کہ وہ کسی کو باہر جا کر embarrass کرے۔ Sir, I would also like to add that besides that she mentioned that we should make them strong. It goes side by side. You give their political right….

Mr. Speaker: Thank you. Yes, Raja sahib.

راجہ محمد حسن خان: میں جناب! ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ وہ کسی کے پاس جاتے ہیں تو وہ آگے سے ان کو ridicule کرتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ ان کی development کے لیے بھی کام کروا رہے ہیں تو پھر گورنمنٹ کی طرف سے جو ان کو deal کرتا ہے وہ بھی تو ان کو ridicule کر سکتا ہے۔ بنیادی طور پر ہماری resolution کا مقصد یہ تھا کہ ان کی نیشنل اسمبلی میں representation ہونی چاہیے اس سے یہ ہوگا کہ allocated funds ان کے اپنے representative کے پاس جائیں گے تو میرے خیال سے وہ ان کے ساتھ بہتر طریقے سے deal کر سکتا ہے۔ ہمارے کلچر میں تو اس وقت اس قسم کا ridicule چل رہا ہے۔ اگر ہمارا جیسا بندہ نیشنل اسمبلی میں ridicule ہو سکتا ہے تو پھر street میں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہمیں انہیں اپنے ساتھ نیشنل اسمبلی میں بٹھانا چاہیے۔شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب فیضان ادریس صاحب۔

جناب فیضان ادریس: شکریہ جناب سپیکر۔

Sir, most of the points have been mentioned by the fellow members.
کچھ ایسی چیزیں تھیں جو capacity building سے تعلق رکھتی تھیں کہ ہم لوگوں کی سوسائٹی میں acceptance نہیں ہے یعنی transgender community کی، یہ سب سے بڑا ایشو ہے جو یہ لوگ face کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر دونوں میں employment quota جس طرح province-wise عورتوں کا رکھا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ ان کا employment quota ہونا چاہیے۔ اس سے پہلے education sector میں اگر آپ دیکھیں تو government level میں بھی public sector میں ہمارے سپیشل بچوں کے سکولز اور ادارے ہیں تو اس community کے لیے بھی government policy level پر initiatives لینے چاہییں تاکہ ان کی capacity building ہو اور آپ ان کو اس لیول پر لے کر آئیں تاکہ یہ اپنی کمیونٹی کو national level پر represent کر سکیں۔

اسی طرح میرے fellow members نے reserve seats کی بات کی تو I believe کہ یہ ایک اچھا initiative ہو گا اگر وہ through general election نہیں بھی آ سکتے تو reserved seats کا کوٹا ان کے لیے ضرور ہونا چاہیے۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر: جناب حسن عباس صاحب ! کوئی گورنمنٹ کا پوائنٹ؟

Mr. Hasan Abbas: Sir, I strongly agree with the resolution. We know that it is the beauty of democracy to take everyone on board and every
چاہے وہ transgender ہو male or female ہو جو political process, for decision making process or with reference to giving rights کے لیے ضروری ہے کہ ان تمام کو شامل کیا جائے۔ اہم معاملات کے متعلق legislation کرنے کے لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک کو on board لیا جائے اور at the same time ان کو voting rights دینے کا issue Supreme Court میں اٹھا تھا and that was upheld and at the same time یہاں یہ کہا گیا ہے کہ پارلیمنٹ میں ان کی کچھ reserved seats ہونی چاہییں۔ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ان کی reserved seats ہونی چاہییں but they should be open to compete with everyone. ٹھیک ہے ، اگر وہ جیت سکتے ہیں اور even half of the Parliament میں بھی اگر وہ آ جائیں in democracy there should not be any issue. میں سمجھتا ہوں کہ it is very valid issue that has been highlighted humanitarian grounds پر بھی at the same time اسلام بھی ہمیں یہی کہتا ہے کہ ہمیں تمام انسانیت کو equally treat کرنا چاہیے اور سوسائٹی میں ان کو equal status دینا چاہیے۔ اب تو transgender کا taboo بنا ہوا ہے اور ہم ان کا مذا ق اڑاتے ہیں، یہاں تک تعلیم یافتہ طبقہ بھی ان کے بارے میں awareness نہیں رکھتا کہ وہ بھی ایک انسان ہے اور ان کی بھی عزت اور ان کی ایک prestige and status is equal to us. اللہ نے اگر some biological reasons پر back track کیا ہے تو اس کا مطلب ہر گز نہیں ہے کہ وہ انسان نہیں ہیں۔ So, I strongly endorse this resolution.

Mr. Speaker: Thank you. Then I put this resolution to the House:-

"This House is of the opinion that the transgender community in Pakistan should be given certain representation in the National Assembly of Pakistan according to a calculated measure so that they can actively participate in legislation and protect the interest of their community."

(The resolution was adopted)

Mr. Speaker: Consequently, the resolution is adopted. Now we take the next item on the agenda. There is a resolution moved by Miss Aisha Tahir sahiba and Mr. Rao Sajjad sahib. First I read it for you.

"This House is of the opinion that the Higher Education Commission should strengthen the scrutiny process for Ph.D scholars before allotting scholarships."

محترمہ عائشہ طاہر: جناب! میں اسے explain کرتی ہوں۔ ہمارے ہاں ہمیشہ education کی بات ہوتی ہےکہ ایجوکیشن کو strong and fair ہونا چاہیے، اس کو strengthen کرنا چاہیے۔ ہمیشہ اس چیز کو consider کیا جاتا ہے اور خاص طور پر جیسے آج ہم اپنے Youth Parliament میں بھی دیکھ رہے ہیں کہ جو دوسرے political type issues ہیں اور ہر چیز کو politicize کیا جا رہا ہے لیکن actual issue کو discuss نہیں کیا جا رہا۔ I strongly condemn this but while coming to education اس سسٹم کو strengthen کرنا چاہیے۔ آپ جن لوگوں کو سسٹم میں لا رہے ہیں کیا ان کو fair نہیں ہونا چاہیے، ہونا چاہیے۔ آپ ان کو جس طریقے سے produce کر رہے ہیں کیا وہ سسٹم ٹھیک نہیں ہونا چاہیے، ہونا چاہیے۔ Apparently it looks that system is fair on the papers everything is available لیکن جب اس کی implementation کی بات آتی ہے تو وہاں پر گڑبڑ شروع ہو جاتی ہے اور ہر طرح کی جیسے اس معاملے میں بھی corruption بہت زیادہ rooted ہے۔ خاص طور ہماری جو University of Education ہے because I am a part of higher education and there are so many Ph.D scholars. So, coming to the point, the HEC is providing scholarships to the Ph.D scholars but how the process goes on. They took there documents and take sometime and give them scholarships. The students consider it that they have got a jackpot and they just got wasted. They don't give intern to the State as much as on them it has been invested. So, میرا point یہ ہے کہ جب HEC scholarship دینے لگے Ph.D students کو تو جس طرح سے میڈیکل کے students کے لیے entry test conduct کیا جاتا ہے اسی طرح سے ایک competition contest کیا جائے جس میں ان Ph.D scholars کی research abilities کو دیکھا جائے جو اس کو qualify کریں آپ ان کو scholarship دیں، ان پر تین سالوں کا پندرہ لاکھ invest کریں تاکہ پتا چلے کہ وہ بعد میں R&D development کریں گے، وہ سٹیٹ کو in turn کچھ دیں گے، کچھ inventions کریں گے ، میں یہ نہیں کہوں گی کہ وہ سب کے سب Nobel Laureate بن جائیں لیکن کم از کم کچھ تو contribute کریں۔ میری نظر میں بہت سے cases ایسے ہیں کیونکہ میں اس جگہ پر رہتی ہوں I am surrounded by those people جو کہ scholarship کا اتنا misuse کرتے ہیں it is so pathetic وہ اس scholarship کو لے لیتے ہیںas jackpot consider کر کے وہ تین سال عیش کرتے ہیں اور اس کے بعد کوئی نہ کوئی چھوٹی موٹی اکیڈمی شروع کر کے اپنا business شروع کر دیتے ہیں، وہ ملک کو in turn کیا دے رہے ہیں اور اگر وہ lectureship پر آ بھی جاتے ہیں تو ان کے اندر اتنی research capabilities نہیں ہوتیں کہ وہ کوئی inventions کر سکیں یا جو میڈیکل کے issues ہیں there are so many wages issues تو ان کے brain ان کو address کرنے کے قابل نہیں ہوتے تو پیسے کو waste کرنے کی بجائے ان کی scrutiny کر کے ان deserving and capable لوگوں کو scholarships دیے جائیں، یہ poor country of poor people ہے اور poor people's tax money ایسے لوگوں کو دے کر نہ waste کیے جائیں جو کہ اس چیز کے اہل ہی نہیں ہیں۔So, I would recommend کہ کوئی ایسے competition arise کیے جائیں جس میں وہ پاس ہونے کے بعد ان scholarships کو avail کر سکیں نہ کہ وہ just اپنے previous documents جمع کروائیں اور کچھ عرصے بعد ان کو scholarship مل جاتا ہے every Ph.D got the scholarship. Although they don't deserve. Moreover, HEC کا پروگرام ہے ، اس کے under بہت سے لوگ باہر ملکوں میں جاتے ہیں ، اس پر بھی بہت سا پیسا invest کیا جاتا ہے even ایک Ph.D scholar پر more than lacs آپ چھ ماہ میں ایک دم سے لگا دیتے ہو لیکن جب وہ واپس آتا ہے تو وہ fake report جمع کروا دیتے ہیں اور اس کے بعد کوئی پوچھنے والا بھی نہیں ہوتا ، نہ ہی ان کا supervisor کچھ بتانے کے قابل ہوتا ہے کہ وہ کیا سیکھ کر آئے ہیں، کیا سیکھ کر نہیں آئے وہ آگے ملک میں آ کر کیا سکھائیں گے ۔ جناب! جب ایسے ہی لوگ جب ایجوکیشن سیکٹر میں داخل ہوتے ہیں تو وہ کیسے اس سسٹم کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ میں یہ تجویز کرنا چاہتی ہوں کہ کوئی ایسی کمیٹی بنائی جائے جو اس کو overlook کرے اور ان scholarships کو allot کرنے سے پہلے ایک scrutiny کی جائے تاکہ deserving and capable لوگ ہی آگے آئیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جناب راؤ سجاد صاحب۔

جناب راؤ سجاد صاحب: شکر یہ جناب سپیکر۔ almost کافی باتیں عائشہ نے clear کر دی ہیں۔لیکن میں یہاں کچھ باتیں کہنا چاہوں گا ۔ PhD ہماری education کا ایک آخری level ہے۔ اس کے بعد تو پاکستان میں education ہوتی نہیں اور باہر بھی ایسا ہی ہے لیکن یہاں ہوتا کیا ہے GAT یا GRE base پے سب کو ایک ٹیسٹ ہوتا ہے ۔

Mr. Speaker: On what please repeat it?

راؤ سجاد صاحب: جناب ایک ٹیسٹ ہوتا ہے جو ہم MS scholarship کے لیے دیتے ہیں GAT یا GRE اس کو 50% انہوں نے eligibility criteria رکھا ہو ا ہےتو لیکن ہوتا کیا ہے کہ وہ سب کے لیے ایک same ٹیسٹ ہوتا ہے ۔ لیکن ہونا کیا چاہیے کہ اگر میں Engineering Student ہوں تو میری capability اگر کسی نے چیک کرانی ہے تو اس کے لیے الگ سے کوئی ایسا ٹیسٹ ہونا چاہیے جس میں میری Engineering abilities کو چیک کیا جائے ۔ لیکن ہوتا کیا ہے یہاں analytical and verbal اور سب چیزوں کا ایک same test ہوتا ہے جو کہ English Student کو بھی وہی clear کرنا ہوتا ہے جبکہ Engineering Students کو بھی اور Science Students کو بھی ۔لیکن as such ایسا نہیں ہونا چاہیے اور اس سے جو ہے جیسا کہ عائشہ نے بتایا ہے کہ جو capable لوگ نہیں ہوتے وہی اوپر آتے ہیں۔ لیکن وہ بعد میں اپنے ملک کو serve نہیں کر سکتے ایک جو HEC اتنے funds خرچ کر کے اور اس کے اوپر invest کر کے اور جو scholarship دیتی ہے ۔ لیکن بعد میں جو ملک کو صحیح طرح نہیں کر سکتے اس کے لیے ہماری suggestion بھی یہی تھی کہ جو کوئی کمیٹی بنائی جائے یا کوئی اور scrutiny test یا کوئی اس طرح کی چیزیں ڈالی جائیں جو ان کےprevious ریکارڈ سے ہی match ہوتی ہیں اور ان کے جو ہے سائنس کا ہے تو اس کے لئے سائنس کے حساب سے کوئی ٹیسٹ ہونا چاہیے یا کوئی اگر جنرل ہے تو اس کے حساب سے ہونا چاہیے ۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی محترمہ نبیلہ جعفر صاحب۔

محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ: شکریہ محترم سپیکر! میں اس resolution کو endorse کرتی ہوں میں یہ کہنا چاہوں گی کہ HECنے جو Rules and Regulations بنائے ہیں PhD کے studentsکی induction کے لئے اس کے لیے بہت ساری problems لوگوں کو face کرنی پڑ رہی ہیں جو GAT Test انہوں نے رکھے ہوئے ہیں ، subjective test رکھا ہوتا ہے اور GAT General رکھا ہوتا ہے۔ اس میں لوگ ابھی تک بہت سارے subjectsمیں confuse ہیں جیسے natural sciences کے جتنے بھی Disciplines ہوتے ہیں ان کے لیے test already بنے ہوتے ہیں اور ان کے لیے اتنے problems لوگوں کو face نہیں کرنے پڑتے لیکن جو social sciences کے subjects ہیں ان میں بعض ایسے subjects ہیں جن کے لیے کوئی subjective test نہیں ہے اور ان کے لیے کوئی خاص rule بھی نہیں ہے اور میں نے خود دیکھا ہے کہ universities میں HEC کی طرف سے ایک letter آتا ہے۔ وہ یونیورسٹی کو ایک authority دیتے ہیں کہ وہ ایک ٹیسٹ خود بنائے ۔ ایک ایسا test بنائے جو HEC کے Rules کے ساتھ جو comply کرتا ہو لیکن وہ test نہیں بنائے جاتے وہ test کیسے لیے جاتے ہیں وہ یونیورسٹی کس طرح سے اس چیز کو execute کرتی ہے ، کیسے plan کرتی ہے۔ یہ چیزیں لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتیں اور نہ ہی لوگوں کو اس چیز سے با خبر کیا جاتا ہے تو اس میں میں سمجھتی ہوں کہ اس میں بہت زیادہ lake of communication ہے۔ universities کو HEC کو خاص طور پے اس چیز پر سوچنا چاہیے ۔ social sciences کے subjects کو ہم کبھی بھی ignore نہیں کر سکتے ۔ میرے خیال میں developed States وہ ابھی natural sciences کی promotion کے لیے اتنا کام نہیں کر رہے جتنا وہ اپنے social sciences کے sector کو promote کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ HEC کے جو یہ rules ہیں social sciencesکے لیے ابھی تک ان پر کام نہیں ہوا ہے ۔ میں یہاں یہ گزارش کروں گی کہ اس resolution میں اس چیز کو بھی add کیا جائے۔ جو scholarships کے لیے test لیے جاتے ہیں اس کو وہ students کی آسانی کے لیے clarify کر دیا جائے۔ شکریہ

Mr. Speaker: Prime Minister Sahib, do you want to speak?

رانا فیصل حیات: اگر کوئی اور بولنا چاہے تو میں اس کے بعد بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: کوئی اور بات کرنا چاہتا ہے ؟ جی محترمہ بات کریں۔

One honourable Member: I have a concerned regarding this resolution. So as far as I know there are a few ways of applying for a PhD scholarship through the HEC. So either you can give the GAT or the local GRE. you can already take an admission in some university and apply for scholarship through HEC. So, as far as I know the criteria for that is academic Excellence and a very good score in any test that you take for example GRE or GAT etc., not work. But you need good references, you need a good application, you need a good personal statement etc., and that applies for PhD scholarship as well. So, when the criterion is so strong then I don’t think there could be a problem in how you are selecting your PhD scholars. There might be corruption going on at the back hand for example people might be making fake documents etc., but the criteria is very strong. Also when you come back as far as I know when a PhD scholar comes back he has to serve with the country for five years after which he can do or where he wants. So, as has been mentioned that some bodies just start their academies etc. They can do that after five years. So for five years they have to serve the country and they have to pay back the country in terms of human

capital and their intellect, the money that they have taken from the government from the HEC. So, there is a sort of confusion how this process leads to people getting away with the money that HEC gives them because as far as I know, I thought HEC only gives these scholarships to people who really deserve it and who have a lot of academic excellence and who get into good universities which is one basic criteria of getting a PhD scholarship.

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب حامد رضا صاحب۔

جناب حامد رضا صاحب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اپنی گورنمنٹ کی طرف سے اس کو endorse کرنا چاہوں گااور دوسری بات یہ ہے کہ point raise کیا گیا ہے مس حرا کی طرف سے کہ یہ personal statements وغیرہ کو submit کراتے ہیں اور اس کے علاوہ reference forms وغیرہ ہوتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ اگر میں ایک بہت ہی نکما طالب علم ہوں تو میں بہت ہی اچھے references پیش کر سکتا ہوں پہلی بات ۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں personal statements کسی دوسرے سے لکھوا سکتا ہوں ، تیسری بات یہ ہے کہ اگر میں یہ سارا کام کر لیتا ہوں اور میں GAT میں بھی اچھا score لے لیتا ہوں اور میں واپس آ کر پانچ سال serve کرتا ہوں تو ایسے پیسے کا کیا فائدہ کہ وہ ایک نکما بندہ serve کر رہا ہے ۔ ہم نے یہ بات نہیں کی کہ جناب آپ serve نہیں کرتے ۔ بات یہ ہے کہ اچھے بندے کو scholarship ملنا چاہیے تا کہ وہ واپس آ کر اچھی طرح سے ملک کو server کر سکے ۔ اب دوسری بات جہاں تک ایک اور point raise کیا گیا تھا ، وہ یہ raise کیا گیا تھا کہ راؤ سجاد صاحب نے یہ point raise کیا تھا کہ GAT اور GRE وغیرہ کے test ہوتے ہیں تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر ایک بندر اور ایک شیر آپ انہیں کہتے ہو کہ جناب اس درخت پر چڑھنا ہے تو جو چڑھ جائے گا تو وہ scholarship لے جائے گاتو میرا خیال ہے کہ وہ بندر کو ہی scholarship ملے گا پھر شیر کو نہیں ملے گا۔ یہ system ختم کرنا چاہیے ۔ ہر department میں ہر بندے کی جو اپنی صلاحیت ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے ۔

جناب سپیکر: دونوں qualify نہیں کریں گے۔

جناب حامد رضا صاحب: میں یہ کہنا چاہوں گاکہ جو specific field ہے اس کے مطابق اس کا ٹیسٹ لینا چاہیے ۔ وہاں پر ہر categories سے different scholarship award کرنے چاہییں اور اس طرح کا system adopt کرنا چاہیے نہ کہ جو system چل رہا ہے وہ ہونا چاہیے۔شکریہ

Mr. Speaker: now I put this resolution to the House:-

"This House is of the opinion that the Higher Education Commission should strengthen the scrutiny process for PhD scholars before allotting scholarships."

(The resolution was adopted)

Mr. Speaker: Consequently the resolution is adopted. Yes, Miss Sitwat Waqar sahiba. She is not here.

بس اس کے بعد tea break کرتے ہیںuntil Mani Shinker comes اس کا ٹائم 5.30 ہے ۔

Mr. Speaker: Yes Prime Minister sahib.

Rana Faisal Hayat: Mr. Speaker, since it is about policy and I think it is of great importance and is about Pak-China friendship. So, I would be really happy to present it before the full House when the Opposition will be here. We can defer it till tomorrow.

Mr. Speaker: Well, in this case we don't have any other item. So, members of the Opposition are not present, in any case we adjourn the session till 5.30 p.m.

[The House was adjourned till 5.30 pm]

Address of Guest Speaker

Mr. Speaker: This Youth Parliament of ours which is the 5th in line now and we have been hearing of you for so long ever since you served in Foreign Office. You served as Counsel General in Karachi and thereafter in the world at large and your publications and contributions are all known to us very well. I don't want to go through your brief history and I straightaway invite you to address this Youth Assembly of ours.

Mr. Mani Shankar: Mr. Speaker, it is a rare privilege to meet here with you all people and because I want to make the remarks of mine as meaningful as possible. I will try and also make them as succinct as possible. I believe that there are three major reciprocal regions. Why? The present juncture is the most promising that we have had in the last six and a half decades to work throughout the normalization of the India Pakistan relationship. Reason number one is you and it is for reason that you are quite unaware of. I myself am a bit night child. I was born in 1941 in Lahore and even on the 15th of August my father expected to remain a Pakistani and he had been advised by his grocer on Beadon Road in Lahore to put a big padlock on his door at 44 Lakshmi Mensions and he said شنکر صاحب، یہ بس جنون ہے۔ دو چار دن میں یہ سب پاگل پنا ختم ہو جائے گا اور آپ ہمارے بیچ بیس سال رہے ہو تو آپ یہیں رہ جائیے and my father was a very successful Charted Accountant and Income Tax Advisor but all his clients were consultrated between Peshawar and Karachi. So he would have been bereft of an income if he became an Indian and it was inconceivable that partition would be a complete separation of the life before 1947 and the life after 1947. He had actually come to the Pakistan as a refugee. This was he was from Tamilnad in the deep south of India and there the Hindu Muslim relationship was far too good for the British to be able to promote any kind of divide and rule policy but the relationship between the upper cast and the lower cast were so bad that what the British were attempting to do in North India between Hindus and Muslims, in South India but most specifically in Madrass province or Tamilnad as it is now called the attempt was still drive away between the Brahmin upper class community and the others and this was facilitated by the fact that it really was a very divided society and there was a great deal of injustice in all the things. But individuals who perhaps not to blame however when my father passed his BA examine in 1927, he found that he was a Brahmin, he could not get a job and in shear anger he jumped into the Frontier mail and said he will get off where it stopped but I think it is because he did not know the difference between Lahore between and Peshawar that got off at Lahore. He arrived there in 1927, he was there till 1947.

So, I am telling you the story in order to underline the point I wish to make about today. On the 14th August, 1947 every single Pakistani had been an Indian till the previous day and therefore when it came to defining who is a Pakistani? The answer was a very difficult one to give because it could not be based on race, it could not be based on language, it could not even be based on dances and singing and even the argument about religion was not tenable because wherever Pakistan was to be located there would always be a huge numbers of Muslims left behind in India. So then when the question arose as to why you are a Pakistani? The most obvious answer to give was I am a Pakistani because I am not an India. Now that negative mindset had a very deleterious effect upon the Indo Pakistan relationship. Reciprocally for all those Hindus and Sikhs who had lived for sanctuaries perhaps millennium in Balochistan or the Frontier, in Punjab or in Sindh or in East Pakistan there was a feeling of that why I am being thrown out of my home and that justice demanded the restoration of what is then called Akhand Bharat.

If you look at the population profile of Pakistan today, approximately 95% of your population was either not born at partition or was born like as a midnight child. I am now 72 years old and having been born in Lahore I have no memory whatsoever of Lahore. For me and my generation and for all the generations that have come after that Lahore, Peshawar, Karachi, Multan, Quetta these are all foreign countries and similarly your generation of Pakistani's was never Indian. So to ask you why you are a Pakistan is about to as meaningless as asking an Argentinean why are you an Argentinean or asking an Englishman that why are you an Englishman. So this fundamental change in attitude has taken place for the bulk of the population on the either side. The bulk of our population does not remember pre partition India or Pakistan. We don't have a personal memory of it. Of course we have read about it in history books and been taught something in class but it is not a personal lived experience. Even today before coming here I was listening to senior parliamentarians, one of whom was saying that he was 18 until he had to leave or decided to leave Ludhiana and that he is been here since 1947 but that although today he is I did not know 2000 years old that his first 18 years has a living memory for him اور ہم وہ اپنا بچپنا کیسے بھول سکتے ہیں لیکن شکر ہے کہ آپ کو اپنے بچپنے کو بھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ You were a Pakistani, you are a Pakistan, you will be a Pakistani. So the problem that your parents or more likely your grand parents faced is not a problem that you face any longer and while I because my father was constantly traveling between Lahore and Delhi and Lahore and Simla on his work as an income tax advisor, I deliberately once decided to take the train and come to the Attari railway station and I did it for a purely person reason. It seems to me that the chances were that as a

first class traveler, my father would have told the train attendant کہ لاہور پہنچنے سے پہلے مجھے جگاؤ and probably the attendant came to him when the train reached Attari and said شنکر صاحب، آپ تیار ہو جائیے لاہور پہنچنے والے ہیں so for that sentimental reason I went to see Attari as a point which nobody had taken any notice of. It is just another point on a railway line, suddenly it became the border. Suddenly it became Toba Tek Singh. It was just decided that if you are on this side of the border, then you are an Indian and if you are on that side of the border, then you are a Pakistani. Now from however apart from summary making as sentimental journey to Attari railway station, why on earth should any Indian or any Pakistani take any particular notice of whether there is a railway station at Attari? It is accepted that is where the border is. So with this change of generation and of course generational change takes place every year but we have not reached the decisive phase where not only young people like you who are still to come in to the fullness of your carriers have no memory of never having me the Pakistani, even those who have attained positions of significance did not know anything other than the Pakistan into which they were born and as I look through the bio data of those who are with me at the main conference today, I found apart from about four or five of us who are of pre partition vintage everyone else really belongs to the post partition generation. So this generational advantage we need to take.

When I was litter older that you and posted in Karachi, I remember going with the Pakistan trade delegation to India and one old man got up Ranjeetpuri and said we are a wasting assets and I whisper to the Pakistani delegation that he is the wasting liability because they had memories, they had all kinds of prejudices which had to be overcome and our generation did not need to inherit those prejudices. So nor do Indians want Akhand Bharat nor do Pakistanis have any doubt as to why they are Pakistanis. Can we now take advantage of this? It is a historical mind change. When in 1947 there were young people of your age, I had lunch with one of them, his name is Sartaj Aziz and you read his autobiography. We were amazed he is a Pathan and we have been told in India that all these Pathans are being muscular fellows and you dance look a guy in the eye because will bash you up. He says in his that he was living in a hostel in March 1947 at the age of 18 where the hostel manager was Hindu who it was rumored belong to the RSS so Sartaj got so frightened as a Pathan that he made a deal with another Muslim boy in the same hostel. They found that there was one branch of tree which reach near the window of one of these hostels so at 2 o clock in the morning he clambered out of his window and got on to the *Shakha* and clambered down the trunk of the tree and walked 8 miles in the middle of the night to get away from a hostel warden who it was rumored belong to the RSS.

That was the atmosphere in which India and Pakistan were born and particularly the 20 year olds at that time that is those who were born in 1927. 1920's were the worst decade in the history of the sub continent which goes back at least 5000 years and perhaps 8000 year. It is the worst decade of communal relations. It did not have that before that and in the 1930's the arguments were whether there should a united India or a divided India started building up and by the 1940's it came to a conclusion. So those of you who today are 20 to 25 years old try and do the imaginative leap of going back to been 25 years in 1947 and asking what was the atmosphere you were brought up from 1922 to 1947 and then you will see that the difference for you assuming you were born in 1919 and now is that you live in a Pakistan that had been well established. It had its internal problems like your Indian counterparts face all kind of problems inside India but questions of national identity were not so acute and you are also lucky as a generation to escape the horrors of being a Pakistan between 1947 and 1971 those 25 years where you could not make up your mind having said that religion is the basis of nationality then he say he may be a Muslim but he is a dame Bengali also and that problem of national identity that Urdu was declared as the national language of Pakistan although according to the Farzana Sheikh's absolutely brilliant book "Making Sense of Pakistan" the share of Urdu speakers who had Urdu as a mother tongue in Pakistan's population in 1947 was 4.6%.

So there were issues of the national identity which were very acute then, they are over now. When I first came to live among you in 1978 issues of what were the inter state relationships was all of Pakistan the slave of Punjab and Punjabis and these too spit out the word Punjabi in Karachi. I sent my Counsel to meet G.M. Syad, I thought I should not go but I though to find out what does he have in mind when he talks about Sindhu Desh. So Tripathi asked him what is going to be the foreign policy of Sindhu Desh? G.M. Syed said foreign policy will be based on scrapping the Indus Waters Treaty. So Tripathy a bit startled and said but sir it is the Indus Waters Treaty which is the basis of the green revolution in Punjab, in our East Punjab. So Syed was stuck because he wanted a friendship and here somebody was telling him that Indians are feeding themselves because of the Indus Waters Treaty. So he though about it for a while then he leaned across to Tripathy and he said Punjabis, this side or that side they are both the same.

That was the kind of atmosphere that prevailed here. We had the revolution almost in Balochistan and many of the people I use to meet use to tell me that operation when Bhutto was there under democracy, he was

worst then the tyranny under Zia ul Haq. As far as their personal lives are concerned, we use to hear the most interesting amusing stories compare to that Pakistan you are a much more stable society now and you have a much better destiny ahead of you. You know at that time you were coming out of the trauma of having had to loose more of your population then you retained. Even if you retained more territory then you had lost. You had to ask yourself if it not enough to be a Muslim, to be a Pakistani then what makes me a Pakistani and several other replied especially if you lived in a minority province. Then we are ready to be Pakistanis if you could do something with these dame Punjabis. We consistently heard this but now there is despite the fact that you have got lots of problems, it is a much more self confidence society and as a self confidence society you don't need an enemy as much as you use to and many of the myths of the way in which during the freedom movements Muslim girls and boys were taught the history of India which began always with how Bulbon sent six Muslims soldiers to Bengal and captured all of it. At which point immediately you said کہ ایک مسلمان دس ہندوؤں کا سامان ہے and somebody say کیا بکواس کر رہے ہو۔ ایک تو بیس کا سامان ہے and this kind of needless non sense and saying کہ کل شام تک اسلام کا جھنڈا لال قلعے پر لہرائے گا۔ Common slogans of those days, they all gone now there is a feeling the we have a country to build and make here and equally on the other side people who think Pakistanis are foreigners and who think Pakistan a foreign country and who don't see any advantage whatsoever to restoring Akhand Bharat and realizing that to have two hundred million hostile Muslims added to a population of 1.2 billion restive Indians is no answer to our problems. It will be addition of 200 million problems to our country.

So the mindset in which the Indians regarded the Pakistanis as those who throw us out of our homes only because our religion was different and those who said that the Hindus are waiting to take revenge and partition recapture us all that is gone and therefore my first point is this I base my hops for the future on the fact that almost all of you belong to the post 1947 generation and that is also true of the vast majority of Indians on our side of the border. The 2nd reason why I think that it is possible that this is the best moment to find an answer to our issues is the question of terrorism. This might seem funny coming from an Indian because if there is one issue that is really divisive in India Pakistan relations from an Indian point of view today it is the question of terrorism. Terrorism which is based out of Pakistan and which spreads like hub with spokes over many parts of the world but targets India among the places to which it goes. So for me to say that terrorism offers an opportunity is an effect to make a statement that would be hauled down if I was speaking to this audience in Delhi. I say this because whatever may the truth denied in Pakistan and exaggerated in India of Pakistan being the world's worst hub of terrorism. It equally and probably more true that Pakistan is the single biggest victim of terrorism. I was stunned this afternoon….

(Desks thumping)

I am really disappointed you did not applaud the first part of it. It is very very wrong to think of Pakistan only as a victim of terrorism. You have to recognize that there are three schools of terrorism operating and have been operating in Pakistan for the better part of the last 20 or 25 years. One was those terrorists whose target is India and that includes Jammu Kashmir whatever you argues on the legal position of Jammu and Kashmir. The second are those who target the West. Especially the West as present in Afghanistan or in Pakistan but the West generally and the third school of terrorists are those who directed against Pakistan itself and where the reason is very often sectarian. These three use to be three separate schools of terrorism. Increasingly they have come together, they get their funding, weapons, ideology from the same sources and therefore it is becoming increasing difficult to classify a Pakistani terrorist as anti Indian, anti Pakistani or anti West. They have very intimate interaction among themselves and while they manage to kill a few Indians and perhaps a fewer Westerns they succeeded in killing 40000 of their fellow nationals.

You should not be applauding my saying that you are the biggest victims of terrorism. Your eye should be filled with tears that 67 years after becoming independent you are your own victim should this be changed. So there should be a resolve not only to get the world to understand that you are a victim but also to recognize that the war against terrorism should not begin in the White House. It should begin here at the Awan-e-Sadar and for it to begin here, you have no difficulty in cooperating with the Americans. When the Americans use this is an excuse to kill I don't knot how many Pakistanis through Drone attacks? Every day the same Americans with whom you are cooperating in the war against terror are killing innocent Pakistanis. I don't think we may be killing in occasional innocent Pakistani but I don't think we are doing it on the daily basis and I don't think we are doing it with drones. So where are we to fight it? If you can join hands with Satin in order to tackle terrorism, then I think you should be ready to join hands with India to tackle terrorism. I don't think there will be as much difficulty in getting Pakistan to cooperate with India and fighting terrorism as they will be in getting India to cooperate in fighting terrorism. Because when I make this suggestion in India they say it is an absurd proposition that you are asking us to join the

executioner in sharpening the edge of razor to cut our necks even more finely but it seems to me as an Indian that if we ask the Pakistanis to please get into the dock and confess that you are terrorists before we even start talking to you, it is a ludicrous proposition to place before a sovereign nation. We can't have Pakistan showing a determination to fight Pakistani terrorism as a pre condition for cooperation between India and Pakistan to deal with terrorism. I think it is cooperation between India and Pakistan to deal with terrorism that will provide an extra mussel or an extra spine to the Pakistani establishment which also wants to fight terrorism and let not talking of the ordinary people, your ISI headquarters in Lahore have been. Your GHQ in Rawalpindi has been attacked. Your Mehran Navel base in Karachi has been attacked so obviously your establishment as much under attack as the ordinary people are and if a governor of Punjab can be the victim of terrorism in his own palace grounds and then there is a lack of willingness on the part of establishment to prosecute those who did wrong. Then you are building an opportunity like bull walks for the terrorists behind those bull walks to pick other prominent Pakistanis as their target.

So in these circumstances I think India's interest in fighting Pakistan based terror are best served not by asking Pakistan to put itself in the dock but by working out cooperative arrangements to face terrorism which emerges from or which has equivalent selves created in India and this should be done now because the cooperation with the US is not proving particularly popular in Pakistan for an Indian of my generation for an election to take place in Pakistan without 90% of the candidates saying that India is the devil and carnet is that extraordinary experienced. India was not portrait as the enemy either in the last election or even several elections going back to 1990, if anyone has been portrait as the enemy is the USA not India. So therefore I think we are to recognize that this problem of terrorism is not an Indian net, it is a Pakistani reality and that fighting this terrorism is at least as much in Pakistan's interest as it is in India's interest. I think as a result of Pakistani terrorist the numbers of Indians killed is may be two or three digits lower then the number of Pakistani's killed by Pakistani terrorism.

So it seem to me to be a self evident preposition that instead of using terrorism as a peg for a mutual blame game which should try and work out how mechanisms that already exist but not being used such is the anti terrorism under SAARC arrangement or much more intensive arrangements of this kind. Can be put in place and deployed at the appropriate moment in order to read both you and ourselves of the menace of terrorism.

My third point is that many years ago Pakistan decided that it was a very small country being buried by a ghastly elder brother who was actually a big brother and therefore there was no way Pakistan could protect unless it went into the worm embrace of a power greater than both of us combine and therefore in 1954 when India was screaming non alignment at the top of its voice Pakistan became the only country in the world other than the US to be a member of more than security pact. One was the Baghdad pact and the other was the Manila pact. The Baghdad pact became a bit of joke because within a year or so of the pact being signed and sealed there was a revolution in Baghdad and Iraq pulled out of the Baghdad pact but that name remained Pakistan remained a member. Pakistan also remain a member of CETO and while India kept on telling Washington that all these arms you are supplying them are never going to be used against the Russians they will be used against India. Pakistan kept saying that this is just Indian paranoia then came the 1965 war and the aid to you stopped when I was posted here, there was the famous case of the F16s that were to be supplied to you free and then problems started and the Americans decided to not to give them to you free. They said you will have to pay for them and you did not have the resources to pay for them so you were accusing America of going back of his word and they were saying that your behavior does not warrant our giving you these F16s and the story then was that there was a cabinet meeting in Islamabad where the question posed where the President was F16 خریدیں کیا؟ and one of the minister said جناب، ضرور خریدیے گا لیکن کارنر پلاٹ لیجیے گا۔

There was an atmosphere and it was not known how it is going to go forward. When the Russians gratuitously walked into Afghanistan and suddenly a country which had suffered the consequences of not being given the protection by the Americans which was the reason you walked in became their absolute favourite boy and you emerged in your true rule as the front line state in somebody else's interest. Russians were defeated, congratulations by the mujahideens whom you had trained, commensurations and at the end of that war in Afghanistan this Karachi which was such a lovely city to live in, so peaceful, so friendly became the city of the Kalashnikov culture and drugs started flooding in and then some jehadees found that they could get lots of money from both drugs and weapons in order to be able to start trouble in India, what you called India held Kashmir and the result is that there was a great deal of destabilization in your internal system. Being a front line state in some body else's interest as the result of military alliances from 1954 till now in a slightly different sense but even now has not served Pakistan's interest. Which is why in the elections at one stage the sentiments were anti Hindu and anti Indian, now neither the Hindu nor the Indian is being mentioned. It is the American who has been mentioned and it has been mentioned in worst terms in Pakistan and even in Iran. In the last Iran elections the argument was

whether they should be a little more friendly towards the US or not. Whereas here the argument was should we be a little more unfriendly to the US or not.

So since you have come to the conclusion of your own accord based on your own experience. That hostility to India can't be served by becoming an agent for other people interest. I think it is a very sharp Pakistani realization now that Pakistan deserves to become a frontline state in its own interest and on the other side we in India lack the wisdom to understand this but a wise Indian will see that a nation of 1.2 billion people with a largest storming standing army in the world and who has the moral inheritance that goes back to the Buddha, is it playing the role that it ought to play world affairs? Before independence India was a more powerful country as a salve country then it is today. Because while the West was steering itself apart in the worst violence that world history has ever seen, millions of people been killed. There was a Gandhi talking about non violence and taking on the most powerful military empire that history had ever known and defeating it. There was moral voice that gave India a position in world. That moral voice was then was translated into non alignment. John Foster does as the Secretary of State of the US described neutrality as immoral and yet how could the Korean War be ended? Only by having the India become the Chairman of the Prisoners Repatriation Commission and then we supervised the establishment of the peace arrangements in Phenmunjon and for the last 60 years now the army is still in Korea has held because of the role that India played in the repatriation commission then a year later the French were defeated in Denbenfu. Who could they find to establish the Chair for the three commissions that were set up for Lous, Cambodia and Vietnam to supervise the transition from the Geneva Agreements to the elections? India. India held a position in the world. I don't think we hold that position in this world today because we may have a nuclear bomb but then so do you. I don't think you served your interest at all in having a nuclear bomb but I would be the first to say that we have not served our interest by having a nuclear bomb. After all what you will do with the nuclear bomb? The Indian may have the satisfaction of putting an atomic bomb into an attaché case and sending a mad guy across who will be told to leave it at Lahore railway station walk out, go on to the pavement, press a remote, *prrrrck*, Lahore finished. Before you start applauding, 8 seconds later if the winds are right the radiation from that explosion will reach Amritsir and within 8 days at most New Delhi will come under the impact of that radiation.

The Americans and the Russians kept a kind of nuclear peace between themselves because they had one continent and another ocean between them and yet on one memorable occasion a flock of gees of mistaken for an attack by missiles and at the last moment the nuclear alert was de-alerted. Between your country and mine the alert time is probably minus one second because if that explosion takes place then there is no time. It was the point of saying I have now finished Peshawar also and you come back and say ہم نے جالندھر کو ختم کر دیا ہے it is madness. Any way despite becoming nuclear weapon powers, every Muslim invader of India who knocked out Islamic empires, you call your missiles Ghouri and this and that, we were once told by the President of your country on the 6th December, 1992 the Indian brought have down the Baberi Masjad because they was taking revenge against Baber, he forgot that Baber defeated Ibrahim Lodhi. He did not defeat any Hindu. So this kind of perverted thinking has to be replaced by a constructive understanding that India can never take its place on the world stage by being a great country in conventional terms. We will never become as prosperous as the USA because the world does not have the natural resources to take 1.2 billion people to that level of living. It is a much smaller country but it is the 8th largest country in the world, it is name is Pakistan. Its population is getting to 200 million. How can you take your place by becoming a great economic power?

You can become more prosperous then you are today. Similarly you can not ever become a great military power, you can't become a great economic power or a military power. So what do you do? We can take the world stage if we are able to influence humanity in the direction of peace but how can we influence them in a direction of peace unless we become peaceful among ourselves. So India is a huge albatross around the Pakistani neck and the Pakistan is a huge albatross around the India neck and these two albatrosses are suppressing us whereas if we would remove the albatrosses and convert Indo-Pak hostility into Indo-Pak cooperation then and perhaps then alone would we be able to take place that we deserve and if it is possible for Pakistan to support India to become a non permanent member of the Security Council as you did the previous year and if then India can reciprocally support Pakistan to become a non permanent member of the Security Council as you are today then that assure the path to follow and not to say that if India stands we are voting against it or we to say if Pakistan stands we vote against it only because it is Pakistan.

In most UN forums you will not be able to tell who whether it is India speaking or Pakistan speaking until they arrive at the last paragraph and tharrrrack you should say something nasty about the Pakistanis otherwise what kind of an Indian diplomat are you? And you must say something nasty about the Pakistani what India or sort of Pakistani diplomat. Otherwise the positions are the same on climate change, on development questions, on dis-armament. Where are our differences? Nowhere except that we say no, no if you cross at Wahga Attori, you are

going to enemy territory and that is the mind set with which I came to Pakistan. I really thought I was coming to an enemy country and the first dinner party that I attended after I reached Karachi, there is a chap sitting next to me, looking rather taciturn so though I should start some conversation with him. I said him that have you ever been to India? He said yes but he did not continue. So I said where did you go? He says Mearith. I said how long were you there? He looked at me and said two and a half years. Then I realize he was prisoner of war. Seeing the horrified expression on my face he said to me or you and your wife free to have dinner with us tomorrow night at the Sindh club and he said incidentally I am not just inviting you but because you are non Muslim diplomat, you can sign for that excellent port which is lying in the Seller of the Sindh club but I will pay for it. Thus we got established as a friendship and he was the only one prisoner of war who attended the weddings of all three of my children although the third one took place within less than three weeks of 26th November in Mumbai. We had 46 Pakistanis come to the wedding of my daughter. I know I often say this because this is the truth that I have more friends in Pakistan than I have enemies in India.

This is a wonderful country and a wonderful people and I have asked often in public in India as to what kind of foreign policies are you running that we have the best of relations with Paraguay but we don't know what the bloody hell to do with Pakistan. They may be a different country but otherwise there is no people in the world whom we can understand more easily than the Pakistanis and this was brought home to me by a friend of my uncle Sabee Gossi who was delighted that he was arrested by Zia ul Haq during the crackdown against Bhutto back in 1977 so I say why were you delighted? He said I had never seen a Sikh in life and when they put me in Kot Lakhpat Jail, there were a lot of sardar jee there. I said what did you do? He said I went and started talking to them and then he has an bloody yaar their jokes are even dirtier then our are. Can you do this in an American jail? We are a people with a huge potential for friendship and a narrow potential for hostility. We have not been able to do anything about it because I was born in Lahore in 1941 and you through me out of Lahore and therefore I must be an enemy. That was the attitude then how can I be a friend with you? You are a Hindu. That is no longer the attitude. You go to the gulf, the best friends are who? The Indians and the Pakistanis. You go to Birmingham they are totally united against the white man. سالا گورا ہے، ختم کریں- You go to America, all the taxi drivers are either Bangladeshis, Indians or Pakistanis and they constantly talking to each other on the phone, the internet phone what they have. All of them have learnt a fair amount of Punjabi.

Therefore if you are a well brought up young lady, please close your ears when you are sitting in a New York taxi. When this connection is so deep, it seems ridiculous that we should be persisting with the hostility that has arrived at a historical conclusion 65 years ago and therefore this is the moment for the breakthrough and for that breakthrough to take place we must agree on an uninterrupted and uninterruptible dialogue. Till today there are differences between England and France. Till today there is a great deal of suspicion about Germens. Till today many think that the Italians are an utterly fact less lot. Till today Putin is regarded as the 21st century manifestation of Stalin but they are talking with each other, they are in touch with each other where I was posted in Vietnam in 1969 during the war between the Americans and the Vietnams, the talks at the hotel Majestic in Paris started between Vietnam and America. At that time it was agreed that they would meet every Thursday and every single Thursday from November 1969 till they arrived at the peace agreement. They met on Thursday, if they had nothing to say to each other they met but said nothing. If they had abuse to shower each other, they met and showered that abuse and when they neither had nothing to say to each other nor abuse to shower on each other, they worked on the agreement and during the period of those talks the Christmas bombings took place. You are all far too young to know about or personally have experience the horror of those bombings. In the Christmas of 1972 the Americans dropped more bombs over this tiny little country called North Vietnam then both sides had dropped on Europe during the 2nd World War over 5 years in 10 days time and yet every Thursday the met and talked. We have to structure an uninterrupted and uninterruptible dialogue and there I go back to both the examples of Panmunjom and the Hotel Majesty in Paris.

I don't think we should conduct this uninterrupted, uninterruptible dialogue in either Islamabad or Delhi. I think we should do it on the Wagah Attari border so that we don't have to wait for you to invite us and you don't have to wait to invite us. Let us fix a day. You don't like Thursday because next day is *Jumma* and we don't like Tuesday because many of our delegations won't be able to eat your *Kababs* on Tuesday. Let us find another day, Monday, Wednesday whatever you like but say irrespective of what happen, we will meet and also say that neither side has the right to refuse to accept an agenda item. So you give one agenda item in advance and we give you one agenda item in advance and the third one we agree mutually we should talk about and we talk about it. If we don't agree, turns our backs on each other and go back to Lahore and Amritsar. If we do agree on a point may be we can have a lunch together and when we finally sign the agreement, it will be your job to bring on the *Mujra*. That is the way we should go forward. We should be talking to each other as people who has serious differences but who are

friends and want to resolve these issue. If we can so structure the dialogue I very hopeful on the basis of having new newer country for more than 30 years. Of having visited your country after three years of staying here. I visited your country at least 30 times in the last 30 years and all my best friends are Pakistanis. I really don't see why by a process of engagement we can't arrive at a conclusion and my hope in this regard rest entirely upon the fact that non of you has a frown on your face brought on by old age. Our girls don't have close feet over here. Your young, you have got your life ahead of you. Don't be a stupid as your fathers and your forefathers have been. Just be a little intelligent. Thank you.

Mr. Speaker: Thank you Mani Shankar for such an illuminating and thought-provoking address this afternoon. I am sure you will be taking some questions. So, Yasir Abbas *sahib*.

Mr. Yasir Abbas (YP Minister for Foreign Affairs): Sir, I am from the region of Gilgit-Baltistan which has again been a part of diversions between Pakistan and India due to the Kashmir issue.

Sir, whatever you mentioned throughout your provoking address to the parliamentarians, I see a hope that we can be friends just as two arch-rivals in the Europe are. Sir, the point is why it is that, every time, when both governments, since you have been a part of diplomatic mission here in Pakistan and I, as a Youth Foreign Minister want to know that whenever Pakistan and India try to come closer, something big happens. The magnitude and level of that thing is so huge that it takes both the countries to a very distant place.

Secondly, in the presence of issues like Kashmir, water issue and all the border issues we have, how do you see that the both people are actually ready to keep them in dark and move forward for economic ties, cultural ties or whatever a better relationship?

Mr. Mani Shankar: With regard to your first question, there are and there always will be elements in Pakistan who are hostile to the idea of a viable relationship with India. There are elements in India who will be hostile to the idea of a normal relationship with Pakistan. Naturally, they will attempt to interrupt the process. The more democratic you become, the more will these forces have a legitimate role to play in your political life. So, we have to ask ourselves how can we inure the dialogue process from the inevitable daily ups and downs in the India Pakistan relationship. I think we should take it for granted that there will be problems but those problems should not be allowed to affect the dialogue process. One way of doing that, in the Indian Parliament we have a custom of zero hour, I don't know whether you have something similar in Pakistan but it is where without giving long notice, you pick up a subject of topical importance and you make your statement, the Minister is not required to reply but you make your statement. So, if we have a zero hour in our dialogue, then we can come and complain that you did all this and you can come and complaint we did all this. That will keep public opinion satisfied while we get on with the constructive job of trying to find answers to our problems. So, I think you must take it for granted that there will be incidents and these incidents will be minor in your eyes and major in ours and will be minor in our eyes and major in yours.

So, given this, we should protect the dialogue from these ups and downs and that is by structuring it like they did it the Hotel Majestic as an uninterruptible and uninterrupted process, irrespective of what is happening. This date, this week, these two delegations are going to meet and there is not question of withdrawing the invitation because nobody is leaving his country. So, that is where I think you must accept that there will always be problems to sort them out.

Your second question, I have to say, I don't think we should put these problems like Kashmir or water in the darkness and get on with economic cooperation because all relationships are holistic. I think a lot of Pakistanis do believe that injustice has been done to them on Jammu Kashmir. An overwhelming majority of India feel that we are being unnecessarily targeted by Pakistani organizations that are supported by the Pakistan establishment. For that reason, until you sort this out, you will not talk about anything else. I think all issues that divide us, should be dealt with at the same time as we deal with issues that unite us. Even on the trade front, at the moment, your trade lobbies are pressing for trade with India. Once that trade really gets going, is going to affect some of your industries. We then have to see whether the Pakistani resolve to make India "the most favourite nation" will hold or not.

Back in Zia-ul-Haq's time, an agreement had been reached and we did have trade in a certain number of items. The item that really got arrived here in huge number, were cycle parts. From Hero Honda in Jallandhar and Ludhiana and your cycle industry then got up and therefore, they were got banned and one by one every thing else got banned. While these get banned, the fact is that there is a huge amount of illegal trade between India and Pakistan. At the moment, the illegal trade or the trade that goes through other channels is about $8 billion compared to $2 billion legitimately. In my times, it was all going through Singapore. We would go to the Karachi Chamber of Commerce, we will have a furious argument about "most favourite nation" and then I was sitting down for my

coffee, somebody or the other would say, بتائیے ادرک کا دام کیا ہے؟ Because you cannot survive without ginger, how can you eat any Pakistani food with it and you don't grow enough. So, some other method was found to buy it.

When I was here (56:39) popular TV DT about a water cooler called Rahber, میرے رہبر it was a popular song and my children used to love it. So, one day I come home and all three of them, they were all less than six or seven years old then, Rahber uncle is waiting for you. Their eyes were this wide and the gentleman who owned the Rabher Company was sitting outside. We sat down and talked to him. I said to him that I think your Rahber water coolers will have a big market in India. So, he said they have. I said, no, what I meant is that when trade is normalized then your Rahber water coolers will sell in large numbers in India. He said but we are already selling them in very large numbers in India, so, how would you send them there. We have a whole of a thought as we got lot of smugglers who will take it across. So, you cannot stop the flow of trade. All you have done is, you rendered illegal what is happening and all you have to do is to render it legal again.

I was looking at some figure; I wish I brought those papers with me. I will be happy to send them to you sir and you can give it to them. The calculation on the major products of Indian origin which are used in Pakistan and are known to be used in Pakistan, the markup as a result of going through Dubai, varies from about 20-60%. It is more expensive. India's trade is a more peculiar trade. The highest level of exports, the single country to whom we export the most is the United Arab Emirates. I don't see those Shaikhs wanting to buy Indian goods. They have got the money to buy anything from anywhere in the world, so, why are they buying it from India. The answer is simple, they are not buying it for themselves, they are buying it for you. You have gone and found a blue-eyed Shaikh there and we are looking for a blue-eyed Shaikh. He does not tell us that you are the buyer, he does not tell you that we are the seller and goes home laughing with all the money for 20-60% more that you are paying. That means about 10-15% less than we will get by directly dealing with you. So, there are ups and downs, there are good sides and bad sides, I think we should be very careful about not becoming لکیر کے فقیر-

We have the agreement but let us work on it. See to it that everyone's interests are protected and above all, for trade to grow instead of constantly complaining that there are some non-tariff barriers that the Indians have erected, ask yourselves, have you made a proper custom's house at Wahga. Look at the beautiful building we put up in Attari. How can you have trade between India and Pakistan if you leave out Karachi and Mumbai but you cannot have it between Karachi and Mumbai because you refused to establish a consular general there. You re refused to establish a consular general because you say that Muraji Desai promised you Jinnah's House on Malabar Hill and Indira Gandhi took it away from you. On the grouse that Muraji offered it and Indira Gandhi took it away, if you don't have a consulate in Mumbai, who the hell are you going to sell to and where are you going to buy from. When you don't have a business visa regime, where people can go up and down, how can this be functioning? How can you have people going up and down if you don't have a consulate in Mumbai and we don’t have a consulate in Karachi? Why don't we have banks which are operating in each other's countries? Why don’t you allow investment by Indians in Pakistan and we allow investment by Pakistanis in India? That is the way forward and I think we can do it and I think it is achievable.

جناب سپیکر: جناب کاکڑ صاحب۔

Mr. Hazrat Wali Kakar: Thank you so much sir. This House is really thankful to you for your sincere efforts in bridging the fissure of enmity between the two most culturally homogeneous countries in the world. Sir, my first part is a comment where you concluded your talk, you said that there is still no conclusion between of the peoples of the two nations. Being a lecturer of history and a lecturer of Pakistan studies, I see the problematic thing for the youth on both the sides is the hate literature in the syllabi of both the countries what I have seen. I teach the students that what was the exact process, that Hindus defeated the Muslims, Hindus violated the rules and bla bla bla. Same is the case on the other side of the Wagha, they are taught the same thing. This hate literature is the main thing and the main cause which do not let the common person or the layman to love the other side.

My question is that we have heard that the peace road to Delhi goes through Kashmir and the very new phenomenon that we hear now-a-days from the politicians and some of the other schools is that the peace road to Delhi goes through Kabul. The reason is that whatever the enmities of Pakistan and India are going on, on the soil of Afghanistan, do not let them to have friendly relations here between these two nations. What are your comments on that?

Mr. Mani Shankar: Firstly, I am very glad to say that Pakistani teachers are hopelessly inefficient. Despite, teaching hate history for the last sixty five years, most of the Pakistanis are not willing to have hatred in their hearts for India. I know that history at the school level is very poorly taught. Indeed, if you go to the Pakistan, there is an exhibition here I think in Islamabad, where they tell the history of Pakistan. So, it begins with some dinosaurs and then it goes to the Buddha and then suddenly 2000 years of your history is wiped out and you begin with

Muhammad Ghauri or sometimes you begin with Muhammad Qasim. Let us take the poor story of Muhammad Qasim, he was only 17 years old and he startled himself by conquering and defeating Raja Dahir. Having defeated Raja Dahir, he built the first mosque in northern India. The earliest mosque set come up in Kerala but the first one in northern India was built on the left bank of the Indus at the village of Alore. Some intelligent young SDM has provided an English translation of what he wrote on the walls of that mosque. It is a decree by Muhammad Qasim who says that so long as the Brahmins pay their taxes, we should treat them like we treat the fire-worshippers and the Jews in Damascus. There was nothing communal about it. When he went away, I am told this is one story; I am not vouching for its accuracy, he took away two of Raja Dahir's daughters to present to the khalif. Because there were bright Sindhi girls on arrival in the khalif's court, they said that there were damaged goods and an infuriated khalif immediately had Muhammad Qasim beheaded. So, he died at the age of 17 and a half. Because he brought the message of the Prophet here, I will get take the dates exactly, it is very important, Muhammad Bin Qasim left India (Thatha) in 1712 A.D.

The next major Muslim invasion of India took place in 997 A.D. when Sabuktagin found his way through the Khyber Pass and then his son Mehmud of Ghazni succeeded in invading us, I think 17 times in 26 years but every time he went back to Ghazni, he did not stay in India. He looted the Somanat Temple among others. Please note that there is a gap between 1712 and 997 of 185 years. In these 185 years, the message of Islam spread in that part of the Sub-Continent which is today Pakistan but without any sword. So, the Indians who claim that the message of the Prophet was spread through the sword, is a completely wrong statement. People went towards Islam because it is a religion of Musawat. It is the religion of equality. Whereas, Hindu society was based on the principles of Karma which said that life does not end with death. You have a rebirth and therefore, what happens to your next life depends upon how you behaved in the previous life. The problem with that theory was that nobody remembered the previous life. So, people who are oppressed by that system were attracted by a system of equality that came with the message of the Prophet. So, there was peacefully a large number but still a small number of those who lived in this part of then India when became Muslims. Then after that the last time that Mehmud Ghaznavi invaded India was in 1017.

The next time that we got a Muslim coming into India effectively, was in 1192 and why did he come in 1192. Just before 1192, there was a young lady, whose name is slipping from my mind now, who was the daughter of Raja Jay Singh, who was an ancestor incidentally of V.P. Singh. Raja Jay Singh was upset that his girl would run away with Prithvi Raj Chohan, so, he challenged Prithvi Raj Chohan and he lost the first battle. Then he needed reinforcements, so, he invited Muhammad Ghauri to come to India, to help him defeat his son in law. So, it is a love story that led to Muhammad Ghauri arriving in India defeating the son in law and then deciding why the hell should I go back to that barren place called Ghauri? I might well sit down in Delhi. So, the Saltanat of Delhi was established in 1192 which meant that between the arrival of Muhammad Bin Qasim in 712 and this 1192 was a gap of about 480 years, that mean five centuries during whatever message of Islam was spread, was spread not with the sword but by the message of the Prophet proving persuasive for a large number of Indians.

Then from 1192 till 1858, that is a period of 666 years. There was always a Muslim potentate on the throne of Delhi. You had the Delhi Sultanat, then you had all the others who came in, then the Lodhis came in, then the Mughals came in and by the time, Bahadur Shah Zafar was sent off to Rangoon, 666 years of Muslim rule in India and the census taken by the British in 1872, said that the share of Muslims in India's population is 24%. This Sub-Continent is the only place in the world where Islam has neither been totally triumphant nor totally defeated. It is the one part of the world where Muslims and others had learned to live together. It is a great example of secular living, I don't mean non-religious living, I know that in Pakistan very often, secularism is defined as atheism but I am meaning in terms of Surva Dharma Sumbha, all people from different religions living together. If for 666 years, Muslim rulers in India were contend to leave 76% of the population as non-Muslim, then it means that there was a tradition of Hindus and Muslims living together. That is why the Quaid-e-Azam first attained fame in Indian politics as the ambassador of Hindu Muslim unity. Now, whatever may have been the politics of the 1920s, 30s and 40s which eventually resulted in the separation of Pakistan from India at the time of independence, surely the message we should be learning today, the history that you are talking about, is that Hindus and Muslims or Indians and Pakistanis should be living as they lived from 712 till 1858 and not as they lived in the 1920s and 1930s. So, that is the big lesson from history that I derive.

As far Afghanistan, I am not sure how you can reach by going to Kabul. There cannot be a road to Delhi via Kabul. The fact is that Afghanistan is a neighbour of yours, it is not a neighbour of ours. We cannot get to Afghanistan in any significant sense except by passing through Pakistan. How is do we get there? May be by going through Iran but the Iran is not going to be very happy having hoards of our RAW agents wandering through Iran from Shahbar to get into Herat or whatever they want to go. In any case, they don't want Indians in Herat because

the history is that when Sher Shah Suri defeated Humayun and Humayun came running where to Umarkot in Sindh that is where Akbar was born. He then continued to Iran and after having taking refuge there and waited for Sher Shah Suri to be killed, he then decided to reclaim the throne of Delhi but he had to pass through Herat. Having arrived in Herat, he looked around and he said this is rather pleasant, this is rather nice and would not budge from there. So, the sharp Persia was deeply concerned about what Humayun was doing in Herat. I am sure the present Ayatullah will have the same attitude to the RAW setting up a major mission in Herat. All this business of vast numbers of RAW agents wandering around Afghanistan, trying to annex Afghanistan for India, how can we do it and whose side are you going to support in a society that is as fractured.

I was posted in Karachi and therefore, I had to get to know a very large number of Baloch including rebel Baloch. Indeed, the saddest story of my life is that Akbar Bugti found my book "Confessions of a Secular Fundamentalist" lying on the drawing room table of Hameeda Khoro and being Bugti, he picked it up and said I am taking this with me. Hameeda said but you know Mani has signed it for me, so Akbar said ok, Mani has given you this copy, you get me a copy, until that I am taking this copy. He took it with him to the cave and it was killed along with him in the cave. That is my connection to Balochistan. I used to know these people extremely well because I am an Indian, not a Pakistani, I did not have to take sides. So, I knew Zehri, I also knew Ahmed Nawaz Bugti. I used to sit for endless hours with Ghaus Bux Bizenjo. I used to spend a lot of time with Akbar Masti Khan.

I tried to understand what the Balochistan issue is. What is Balochistan? The most populated part of it is populated by Pathans which is why Masti Khan has the lovely sentence in his book. He says that the Pathan has more of God in his prayers and more of the devil in his soul. That is how his description of the entire area between Chaman, Harnai and Quetta. Then you get the desert area, where apparently the first thing you have to do is to ask the "haal" because when they are wandering in the desert, they don't know what the news is. Then you come to the south, what has Gawadar got to do with Balochistan? It used to be a colony of Zainzibar or from Oman. Then the other is Lasbela, he calls them the Jamsahio Lasbela, so, he thinks he is a Sindhi. Therefore, if we are to subvert Balochistan, whom do we support? You are a historian, you tell me whom should I support. If was a RAW agent willing to give you several million Pakistani rupees, what advice could you tell me whom to supply arms to? I can't because whether it was Ataullah Menga or it was Khair Bux Marri, or it was Akbar Bugti, they have all been governors and chief ministers under the Government of Islamabad, even if they picked up guns after them. So, it is no possible for a foreign agency to effectively intervene in the internal affairs of Balochistan.

I don't see what good it does to us to have a territory of Pakistan which is not abutting India. To do this, Sindh abuts India. When I was posted in Karachi, it was a time when people were feeling upset, so, there were some Sindhu Deshi types and they would ask me, one of the most prominent, I can't take his name because he is still alive, he is still prominent, he said to me one day, will you give us what you call those camps where you take refuge, he said will you give us those places in India. I said yes sure, as soon as you started revolution. So he said what do you mean? I said so and so, I said the only revolution I have ever seen you making is stirring the sugar in your coffee, so don't ask me to support your revolution before you started and there has never been a revolution. Revolutions in Pakistan take place in the mind of the Indian Ambassador in Islamabad if he wants to go to Delhi on consultations. Otherwise, there cannot be interference. You are not a country of two or three million people. How do we subvert 200 million people? It is not possible. If you hadn't been foolish in East Pakistan, we could not have supported the Mukti Bahni there. We didn't for about eight or nine months but it is when we got ten million refugees into India, that it became necessary and the rest of the world was not with us to see what military action can be taken. So, please do not believe that the Indian Government is engaged in any significant manner and trying to destabilize either Afghanistan or Pakistan. Our interest is in ensuring that Afghanistan which has been a region of war for thirty years, becomes for the next thirty years a regional peace. I do believe that Pakistan and India can cooperate in Afghanistan. If we cooperate in Afghanistan, the advantage to you is enormous. Your economy is floating on Americans using Karachi and through your entire country going into Afghanistan. Well, the next people to use your territory to going to Afghanistan will be us. We have to export and much more, we have to import.

When I was asked by one of my colleagues, what are you going to buy in Pakistan? I said only one thing "Anar". You people stopped Afghani Anars from coming to Delhi and you make it wait so long at the Atari-Wahga border that I who is required to eat a good Anar every day for my health, I have come here in order that somebody present me with a large box of Anar which I can take back with me to Delhi. This is what we need, we are going to trade, we are going to use TAPI. I hope that produces the IPI Pipeline. This is a region for enormous cooperation. We can all become part of the new Silk Route so that by using the Port of Shahbar, use the Port of Gawadar, use the Port of Karachi not against each other but as anthropo-point so it shall make all these the three Singapores of South Asia. We can't be that South Asia, we can't be the Singapore, only you can be. Then who wants to trade only with Afghanistan? I don't know apart from Anaar, what else they have to give us but if you look at the Caspian

countries, you look at Azerbaijan, you look at Russia, look at Kazakhstan, look at Turkmenistan, these are the richest countries in the world. They have lots to buy from you and perhaps something to sell to us but through that, you can get to Moscow, to Helsinki. You won't have to depend upon the Suez Canal alone. So, there is so much to do together. I think you should stop teaching history and start becoming a big businessman on the India-Afghanistan route.

Mr. Speaker: I think the answer has been explained so much to the question. Now, I will go to the few last questions. Leader of the Opposition, Mr. Kashif *sahib* may take the floor.

Mr. Kashif Ali (Leader of the Opposition): Sir, first of all, I am extremely thankful on behalf of my party for coming, for your time and also for such an insightful talk.

You said that the both countries really need to go beyond these established narratives and stereotypes about each other and need to engage more. In this connection, I also want to inform you that my party under the guidance of my shadow Foreign Minister and also the Chairman, Standing Committee prepared a policy on the Indo-Pakistan, a youth perspective on the foreign policy which exactly talked about what you said that the both countries need to engage, talk more about trade liberalization, talk more about visa liberalization and the people-to-people contact. We understand the gravity that the India and Pakistan's cooperation is not only important for these countries but also important for the stability of the region itself. That is why we also try to talk about applying the European integration model on the SAARC Region. In this connection, I also would like to request to accept the copy on my behalf from them.

Lastly, my question to you is on what you said that Pakistan's cooperation with the United States is not really working, I mean on the rhetoric that we have in the society. Fortunately enough, if you look at the rhetoric that is prevailing in Pakistan when it comes to India, it is really positive. That is why I am saying, ironically the same thing does not happen in India. We understand that the deep state on both sides of the border, in Pakistan it is anti-India, In India it is anti-Pakistan. On the political level at least in Pakistan, what I see the positive thing is that there is not a single political party in Pakistan which holds the considerable leverage in terms of the electoral vote and all that which believe in anti-India. I mean all the major political parties are talking about cooperation with India but we see in India that all the parties, even the leftists try to coordinate with the rightists in order to reap certain political benefits. So, do you really agree with me that India also needs to understand that they need to go beyond and engage more with Pakistan. I want to know your comments on that. Thank you.

Mr. Mani Shankar: Every political party in India which has as its platform an anti-Pakistan stand, every political party is interested in improving relations with Pakistan but quickly, I will add they just like no Pakistan political party, seems to know how to do it. There are not any political parties, they seem to understand how to do it. It is not the objective that is difficult, it is what do you do about undertaking a dialogue on very complicated matters which is necessarily time-consuming while differences spill over sometimes into bloodshed. This afternoon, with the senior parliamentarians
کوئی چھوٹی موٹی چیز ہوجاتی ہے ہماری سرحد پر اور ہمارے وزرائے اعظم کا رابطہ ختم ہوجاتا ہے۔ میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آپ سوچتے ہیں کہ یہ چھوٹی موٹی ہے جبکہ ہمارے ہاں سوچا جاتا ہے کہ یہ بہت بڑی چیز ہے۔ اسی طرح جس چیز کو ہم چھوٹی موٹی چیز سمجھتے ہیں
the delay of about two days in releasing the waters from Baglihar when the pondage is going on
آپ کہتے ہیں کہ یہی ثبوت ہے کہ آپ ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اسے سمجھتے ہیں کہ بہت بڑی بات ہے جبکہ ہم کہتے ہیں کہ بھئی چوبیس گھنٹوں میں ہم نے پانی نہیں بھیجا لیکن اڑتالیس گھنٹوں میں تو پہنچ گیا تھا۔
Therefore, we have to understand that the reality is there are many problems between us. These realities will come in the way of a declared intention. Where I think both are governments could be more responsible than they have been is that when an incident چھوٹے موٹے as you call it, takes place, to please give the politically correct reaction, to immediately announce that we have no information about headless soldiers but we are immediately looking into it and we would like you to come across and join us into looking into it. What did Sartaj Aziz do on the 6th of August? I just told him at lunch today, I said you are such a seasoned Foreign Minister, you thought you could use that occasion to bring back the U.N. Observer Group on Kashmir. You know that from 1971, we have refused to recognize the existence of this body and you use the occasion when there is outrage in India over the soldiers' heads to suggest that the investigation should take place by UNMOGIP. How does that help? Equally on our side, for example after 26/11, the first action was that your President Asif Zardari made a statement which I as a professional speech writer cannot improve by one word. It was an excellent statement. It was received well in India. It led to Manmohan Singh calling Gillani hear, to have a chat with him about what happened. Gillani offered to send the DG (ISI) to Delhi. Manmohan Singh welcomes it. Next day, the DG (ISI) says:
تو کون ہے مجھے بھیجنے والا، میں نہیں جاؤں گا۔

The whole disaster in the mutual relationship resulted from the refusal of the DG (ISI) to go to India in that connection. It immediately spreads a distrust. So, whether it is on our side or your side, I think there has to be more than a commitment to peace. There has to be a sensitivity to the other person's sensitivities and not a sensitivity to your own sensitivities alone. Again today, Sartaj Aziz said you have electoral politics, I said we have had elected politics for 65 years. You may be new to it but I am very proud of electoral politics and I am glad that you come into electoral politics. So, in electoral politics, how can Manmohan Singh welcome Nawaz Sharif in May when we are going to have an election and then say that I cannot talk to you in August, merely because you are going to have an election in May. It does not work like that. We need the right kind of reactions when the other side is upset. When something goes wrong for Pakistan and India, we should understand that what is the Pakistani concern and address that concern. To do that, we have to engage Pakistan. If we are not in engagement with Pakistan, how do we answer it? Yet, the majority opinion in India is how can we engage with Pakistan unless it does xyz and I said but you would not get to xyz unless you engage with them. So, we have to decide that irrespective of whether we expect good results or not, we must engage with Pakistan in an uninterrupted and uninterruptible dialogue. In that process, we have to remember that there will always be ups and downs and that the easiest thing for a group of terrorists to do is to disrupt the process by doing something that creates outrage.

Therefore, I don't think you need to be pessimistic. I think India needs higher awareness of the fact that all Pakistani political parties of significance are in favour of friendship with India. I think we need to understand that much more. For that, there has to be a very active Pakistani engagement with the Indian media and the Indian people. How can that be with you only have a High Commission in Delhi? You should be having your missions all over our country. It is a very big country. How can somebody in Assam read "Dawn" or "Nawai Waqt"? How can they do that? There has to be some process of sending the message across. Therefore, I am in favour of opening the television channels but since the anchors on the television channels are the worst enemies of peace, whereas there would be a good thing or a bad thing. Do you really want to see Arnab Goswami in your drawing room every evening? I don't, I just don't and therefore, it is a dicey business and I don't think government should control the media which starts here and ends up with making the country into a jail. I think things are positive, things are moving in front but we must be realistic to say, I be realistic to say, I do not expect in my lifetime to win the Nobel Price for peace. But I do hope that in your lifetime, you and perhaps you together will be able to win the Nobel Price for peace.

Mr. Speaker: Honourable Prime Minister.

Rana Faisal Hyat (Youth Prime Minister): Thank you so much sir for being here. It is an honour to have you here. You have discussed a lot of things. We have in the past started the peace process a lot of time.

گزشتہ پندرہ سالوں کی ہی بات کریں تو واجپائی صاحب، مینارِ پاکستان تشریف لائے، اسی طرح جیسا کہ آپ نے بھی ذکر کیا منموہن سنگھ نے گیلانی صاحب کو بلایا، مشرف صاحب آگرہ گئے۔ میں کہنا یہ چاہ رہا ہوں کہ دونوں جانب کی political parties میں will power ہے، انڈیا میں بھی اور پاکستان میں بھی۔ سیاسی جماعتیں ہمیشہ چاہتی ہیں کہ یہ ہوجائے، انڈیا کی طرف سے بھی لوگ آتے ہیں جیسا کہ آپ آئے ہیں۔ My family migrated from Karnal in India. ہماری غمی خوشی میں وہ لوگ آتے ہیں اور ہم بھی وہاں جاتے ہیں۔

What happens at the very last moment, for example, Musharraf writes in his book that the table was ready for the signatures but suddenly, I was told that it could not be possible. My question is that what actually composes the thinking, as DG (ISI) refuses or Mr. Musharraf indirectly mentions in his book that the Indian establishment did not let the things materialized?

میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کی سوچ ہے؟ ان کی کیا demand ہے کہ اس کی وجہ سے ہماری majority کچھ نہیں کرسکتی۔ ہم دفاع کے لیے وسائل بھی allocate کررہے ہیں اور دونوں طرف will power ہونے کے باوجود یہ کام نہیں ہوپارہا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب مانی شنکر: آپ نے مشرف صاحب کے آگرہ جانے کا ذکر کیا، وہاں غلطی یہ تھی کہ مشرف صاحب ناشتہ کرنا چاہتے تھے دن کا کام شروع کرنے سے پہلے اور اس ناشتے پر انہوں نے ہمارے میڈیا والوں کو بلالیا۔ وہاں ایسی الٹ پلٹ باتیں انہوں نے کہیں کہ جو اعلامیہ signature کے لیے تیار تھا، وہ اس پر دستخط نہیں کرسکے۔ میں یہاں اسلام آباد میں تھا، یہ جو بس کا سفر ہے اس کے شروع ہونے سے دو چار دن پہلے، مجھے یہاں پتا چلا کہ واجپائی جی لاہور تک بس میں نہیں آرہے۔ ان کی بس اٹاری پر ہی روکی جارہی ہے۔ جیسے اس بس کی ناک آگے نکل جائے اور واجپائی جی خود پاک سرزمین پر اتریں، انہیں لاہور پہنچنے کے لیے ہیلی کاپٹر میں جانا ہے کیونکہ نواز شریف کی سرکار انہیں یہ assurance نہیں دے پائی کہ وہ جان کے ساتھ لاہور پہنچیں گے۔ میری زندگی کے ان تیس پینتیس برسوں میں پہلی مرتبہ، میرے ایک متر ہیں، بہت عزیز ہیں ہمارے فقیر سید اعجاز الدین، میں ان کے ساتھ لاہور میوزیم جارہا تھا کیونکہ وہ کچھ miniatures مجھے دکھانا چاہ رہے تھے۔ جیسے ہی ہم گیٹ کے اندر داخل ہونے کے لیے

مڑے، انہوں نے گاڑی روکی اور پھر مڑ کر کہیں اور گئے۔ میں نے پوچھا آپ کیوں اندر نہیں جارہے۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں دیکھا لیکن وہاں جماعتِ اسلامی کی لڑکیاں برقعے پہنے کھڑی تھیں۔ وہ وہاں ایک بہت بڑی مجلس میں جڑے ہوئے تھے اور اعجاز ڈر گیا کہ کہیں میں اندر چلا گیا تو باہر نہیں آپاؤں گا۔ ایک مرتبہ ان پینتیس سالوں میں یہ واقعہ ہوا۔ جبکہ ماحول اتنا خراب تھا کہ آپ کے تینوں ڈیفنس چیفس، ایئر فورس، آرمی اور نیوی کے، ہمارے وزیرِ اعظم واجپائی کا استقبال کرنے کے لیے لاہور آنے کو تیار نہیں تھے۔ اس bus journey کو اس ماحول کو کسی کو نہیں چلانا چاہیے تھا لیکن اپنے political benefit کے لیے اور یہ سوچ کر کہ ہمیں کچھ تو کرنا چاہیے تاکہ دنیا جانے کہ ہم بھی بھارت کے وزیرِ اعظم ہیں، وہ نکلے۔ انہوں نے اس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا۔ He did not study it properly. مہینے کے اندر سرتاج عزیز کی کتاب میں بتایا جاتا ہے کہ پرویز مشرف نے ان سے، ساری جو تیاری ہوگئی تھی کارگل کے لیے، وہ انہوں نے ان کو بتایا۔ پھر وہ واقعہ ہوا۔ ایسا ہی اس اتہاس کو ہم بتائیں تو آنکھوں میں آنسو بہتے ہی ہم بات کرسکتے ہیں۔ سمجھ لیجیے کہ بہت جلد بازی میں کام کرنا بھی غلط چیز ہے اور نہ کرنا بھی غلط چیز ہے۔

اس لیے میں زور لگا رہا ہوں کہ technically ہمارے جو آپ سے مذاکرات ہیں، آپ ان کی structuring صحیح کیجیے گا۔ وہ لوگ جو بہت بڑے لوگ نہیں ہیں، جو special envoys بن سکتے ہیں، ان کے آپ سے مذاکرات ہوں اور ہر subject پر ہوں۔ جب وہاں تیاری ہوجائے، جب دال تیار ہو اور تڑکا ڈالنا ہو تب آپ جاکر وزیرِ اعظم سے کہیں کیونکہ اگر آپ نے کہیں وزیرِ اعظم کو باورچی بنادیا تو تب معاملات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ بار بار یا تو وہ رسوئی گھر کے اندر ہی نہیں جاتے یا دال پکنے سے پہلے کہتے ہیں کہ میں دال پکاؤں تاکہ نوبل پرائز مجھے ملے اور تجھے نہ ملے۔ یہ غلطی ہم اتنے سالوں سے کرتے آئے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ ارادہ تو ٹھیک ہے لیکن جو technicality ہے کہ ہم عمل تک کیسے پہنچیں، اس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انتخابات تو ہوتے ہی رہیں گے، کوئی جیتے گا، کوئی ہارے گا، کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نواز شریف کی سرکار کے دوران ہمارے ان تمام مسائل کا حل نکل سکتا ہے۔ یہ dialogue جو شروع کیا جارہا ہے، اسے جاری رکھنا ہے کہ نواز شریف جیتتے ہیں یا ہارتے ہیں، institutionally, the dialogue must continue. اس کو ہمیں یقینی بنانا ہے اور اس کی structuring صحیح طریقے سے کرنی ہے۔ تب جاکر آپ دیکھیں گے کہ نتیجے بہت کمال کے ہوں گے۔ میں اپنی بات کا اختتام کرنا چاہوں گا یہ کہتے ہوئے کہ ایک بار اعتزاز احسن دہلی آئے تھے اور روسٹرم پر کھڑے ہوکر انہوں نے کہا کہ میں نے ڈھونڈ نکالا ہے کہ انڈیا اور پاکستان کے مسائل کا حل کیسے نکالا جائے۔ جب میں کیمبرج گیا تھا، 1961 کی بات ہے تو میرے ہی کالج میں اسی دن ایک پاکستانی لڑکا داخل ہوا جس کا نام خورشید قصوری ہے۔ ہم ایک دوسرے کو پچاس ساٹھ سالوں سے جانتے ہیں۔ اعتزاز جانتے تھے کہ ہماری بڑی لمبی دوستی ہے۔

He said that the only solution to India-Pakistan problems is to lock up Khurshid and Mani together and don't let them out until they found a solution to all problems.

جب مجھے موقع ملا تو میں نے ان سے کہا کہ

I completely agree with you that if you lock up Khurshid and me for one week, we will solve all Pakistan India problems. But when we come out, we will be locked up separately. Therefore, we have to be realistic in finding answers and I hope we can find them. I do believe that an uninterruptible dialogue will enable us to surprise ourselves by how quickly, we can arrive at reasonable solutions.

Mr. Speaker: Mani, thank you very much for such an illuminating evening we have had, so much of enthusiastic students you have seen, the young parliamentarians. I am sure, we will one day or the other, be reaching a point of peace, either now or a little later. It is a great realization, things are not as they were twenty years ago. Things have changed, perceptions have changed, demands have changed, realities have changed, technology has brought us together, so, there are things happening on the positive side but one just needs to have patience and of course, having policies which could be pursued to the greater happiness of the region, not only in Pakistan and India but Afghanistan and the whole region. It is a promising region. The whole world's economics is going to be here in this region. America is exhausted, Russia is exhausted but we have a space and time to develop industrially and commercially. So, there is a demand and need and we will achieve, I am sure with a kind effort that is coming from you and the kind of effort coming from other track two diplomats from Pakistani side and have been entertaining some of them, believe me there is a great effort and one day, sooner or later, we will be having a peaceful kind of, we call it a Mujra evening, call it whatever we will be having a kind of relax, easy evenings.

Mr. Mani Shankar: May I just end by saying that my final formula for peace between India and Pakistan is that you should retain your national anthem of ‘پاک سرزمین’ and we should retain our national anthem of Jane Gane Mane. But we should also have a joint national anthem which should be منی برباد ہوئی، ڈارلنگ تیرے لیے۔

Mr. Speaker: Mani, there is a ritual in this House. The Leader of the Opposition and the Prime Minister will be presenting you with a memento to remind you of this visit.

(At this moment, a memento was presented to the esteemed guest)